بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 46

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ نمبر: 47

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

18 رجب 1418 ہجری 20 / نبوت 1376 ہش 20 / نومبر 97ء

مکرمی محمود احمد صاحب عارف

اخبار احمدیہ

لندن۔ ۱۴ / نومبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

آج حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور نے نماز باجماعت کی اہمیت اور اس کے قیام اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ذاتی محبت کے نتیجہ میں نمازوں میں لذت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ الحمد للہ جماعت نے غیر معمولی طور پر نمازوں کی ادائیگی پر عمل شروع کر دیا ہے۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللّٰھم اید امامنا

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے

یادرکھو۔ یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون۔ یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔

نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے۔ مگر جیسے کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک انسان دُعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دُعاؤں سے خالی نہ ہو۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۶۶۔۶۷)

نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں

اگر تم اپنی نماز کو با حلاوت اور پُر ذوق بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اپنی زبان میں کچھ نہ کچھ دُعائیں کرو۔ مگر اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ نمازیں تو ٹکریں مار کر پوری کر لی جاتی ہیں پھر لگتے ہیں دعائیں کرنے۔ نماز تو ایک ناحق کا ٹیکس ہوتا ہے۔ اگر کچھ اخلاص ہوتا ہے تو نماز کے بعد میں ہوتا ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ نماز خود دُعا کا نام ہے جو بڑے عجز، انکسار، خلوص اور اضطراب سے مانگی جاتی ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی صرف دُعا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کی پہلا مرحلہ دُعا ہی ہے۔

نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں بلکہ ایسے نمازیوں پر تو خود خدا تعالیٰ نے لعنت اور ویل بھیجا ہے چہ جائیکہ ان کی نماز کو قبولیت کا شرف حاصل ہو۔ ویل للمصلین خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ ان نمازیوں کے حق میں ہے جو نماز کی حقیقت سے اور اس کے مطالب سے بیخبر ہیں۔ صحابہؓ تو خود عربی زبان رکھتے تھے اور اس کی حقیقت کو خوب سمجھتے تھے۔ مگر ہمارے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس کے معانی سمجھیں اور اپنی نماز میں اس طرح حلاوت پیدا کریں مگر ان لوگوں نے تو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے کہ دوسرا نبی آ گیا ہے اور اس نے گویا نماز کو منسوخ ہی کر دیا ہے۔

دیکھو خدا تعالیٰ کا اس میں فائدہ نہیں بلکہ خود انسان ہی کا اس میں بھلا ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کی حضوری کا موقعہ دیا جاتا ہے اور عرض معروض کرنے کی عزت عطا کی جاتی ہے جس سے یہ بہت سی مشکلات سے نجات پا سکتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ وہ لوگ کیونکر زندگی بسر کرتے ہیں جن کا دن بھی گذر جاتا ہے اور رات بھی گذر جاتی ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا انسان آج بھی ہلاک ہوا اور کل بھی۔

میں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں۔ کاش لوگوں کے دل میں پڑ جاوے۔ دیکھو عمر گذری جا رہی ہے۔ غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دُعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۴۱۲ اور ۴۱۳)

نماز ہی سے سب مشکلات آسان ہو جاتی ہیں سب بلائیں دور ہوتی ہیں

یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شئے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانۂ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔

اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو غنی عن العالمین ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اسی لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کی بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔

میں تمہارے اندر ایک نمایاں تبدیلی چاہتا ہوں!

”جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے کیونکہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا بلکہ دوسروں کیلئے ایک بُرا نمونہ ہو کر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے۔ پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آ جاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اُٹھاؤ۔ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اُٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق یقین کی تحریک سے اُٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔ ہم تجربہ سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزار ہا دُعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

یہ ایک یقینی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے۔ اگر مَیں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ پکار پکار کر لوگوں کو بتلاؤں۔ اس امر کی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ اس پر کوئی عمل کرتا ہے یا نہیں۔

کس بشنوی یا نشنوی من گفتگوے میکنم

اگر ایک شخص بھی زندہ طبیعت کا نکل آوے تو کافی ہے۔ مَیں یہ بات کھول کر بیان کرتا ہوں کہ میرے مناسب حال یہ بات نہیں ہے کہ جو کچھ میں آپ لوگوں کو کہتا ہوں میں ثواب کی نیت سے کہتا ہوں۔ نہیں! مَیں اپنے نفس میں انتہا درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں۔ گو وہ وجوہ نا معلوم ہیں کہ کیوں یہ جوش ہے مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ جوش ایسا ہے کہ مَیں رُک نہیں سکتا۔ اس لئے آپ لوگ ان باتوں کو ایسے آدمی کی وصایا سمجھ کر کہ پھر شاید ملنا نصیب نہ ہو ان پر ایسے کار بند ہوں کہ ایک نمونہ ہو۔ اور اُن آدمیوں کو جو ہم سے دُور ہیں اپنے فعل اور قول سے سمجھا دو۔ اگر یہ بات نہیں ہے اور عمل کی ضرورت نہیں ہے تو پھر مجھے بتلاؤ کہ یہاں آنے سے کیا مطلب ہے؟ مَیں مخفی تبدیلی نہیں چاہتا نمایاں تبدیلی مطلوب ہے۔ تاکہ مخالف شرمندہ ہوں اور لوگوں کے دلوں پر یکطرفہ روشنی پڑے۔ اور وہ نا اُمید ہو جائیں کہ یہ مخالف ضلالت میں پڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بڑے بڑے شریر آ کر تائب ہوئے۔ وہ کیوں؟ اس عظیم الشان تبدیلی نے جو صحابہؓ میں ہوئی اور ان کے واجب التقلید نمونوں نے ان کو شرمندہ کیا“۔ (انفاخِ قدسیہ صفحہ ۱۳۹)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان   اداریہ   20/نومبر 1997

تحریک جدید کا نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام اس زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد کیا گیا ہے جو آپ کی وفات کے بعد خلفاء کرام کے ذریعہ جاری وساری ہے اس راہ میں معاندین کی طرف سے وقتاً فوقتاً رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قدم رکنے کی بجائے مزید تیزی سے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اب سے ۶۳ سال قبل مجلس احرار حکومت کی پشت پناہی میں جماعت احمدیہ کو ختم کرنے کی تمنا لیکر اٹھی اور احراری لیڈر عطاء اللہ شاہ بخاری نے فخریہ انداز میں دعویٰ کیا کہ "مرزائیت کے مقابلہ کیلئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھ سے تباہ ہو" اسی طرح یہ بھی دعویٰ کیا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔

ایسے نامساعد حالات میں سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مجلس احرار کو مخاطب کرکے فرمایا۔

"ہم ان سے کہتے ہیں کہ تم کیا اگر تم دنیا کی ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو بلاکر بھی اپنے ساتھ لے آؤ پھر بھی تم جیت جاؤ تو ہم جھوٹے اگر ان لوگوں نے ایسا کیا تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس چیز سے ٹکراتے ہیں اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا تو چکنا چور ہو جائیں گے اگر ہم نے ان پر حملہ کیا تو بھی وہ چکنا چور ہو جائیں گے"

دوسری طرف حضور نے الٰہی منشاء کے مطابق جماعت کے سامنے تحریک جدید کے نام سے ایک تحریک پیش فرمائی جس کے ذریعہ اس مخالفت کا منہ توڑ جواب دینا مقصود تھا اور ابتداء میں آپ نے جماعت سے ۲۷ ہزار روپے کا مطالبہ کیا جس کے لئے تین سال کی مدت مقرر فرمائی تاکہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کی داغ بیل ڈالی جاسکے۔ مخلصین جماعت نے وقتی تحریک سمجھتے ہوئے اپنی توفیق سے بڑھ کر چندے لکھوائے بعد میں جب یہ تحریک مستقل نوعیت اختیار کر گئی تب بھی مخلصین جماعت اپنے چندوں کو کم کرنے کی بجائے اس میں اضافہ ہی کرتے گئے اور اپنی ضرورتوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے نہ صرف مقررہ ٹارگٹ ہی پورا کیا بلکہ اس سے بھی بہت بڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔

اس تحریک سے متعلق آپ نے جماعت کے سامنے ایک وسیع پروگرام پیش فرمایا جو نہایت بابرکت ثابت ہوا۔ اس کی بہت سی شاخیں ہیں بعض تبلیغ کے ساتھ بعض تعلیم وتربیت بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سادہ زندگی اختیار کی جائے عیش وآسائش کو لکی چھوڑ کر اپنی ضروریات کو بھی کم سے کم کردیا جائے اور جس حد تک ممکن ہو بچت کرکے روپے اکٹھے کئے جائیں تاکہ اشاعت اسلام کیلئے قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کئے جاسکیں مساجد و مشن ہاؤسز بنائی جاسکیں اسلام کے خلاف چھپنے والے گندے لٹریچر کا جواب دیا جاسکے۔ تعلیمی رفاہی ادارے بنائے جائیں اور خدا کی توحید اور رسالت محمدیہ کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا جائے۔

تحریک جدید کے اجراء کی اغراض وبرکات بیان کرتے ہوئے بانی تحریک جدید فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید کو اسلئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔

تحریک جدید کو اسلئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے وقف کریں۔ اور اپنی عمریں اس کام میں لگادیں۔

تحریک جدید کو اسلئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم واستقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ (الفضل جلد ۳۰ شمارہ ۲۸۰)

"تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کو اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کیلئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کیلئے اس میں حصہ لیا۔

"تحریک جدید کے چندے تبلیغ اسلام کیلئے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں"۔

"پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب واحترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

"ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جائے اور اس کام کیلئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت۔ کیلئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے"۔

(بدر ۱۴/جنوری ۱۹۵۴ء)

پیارے امام کی ان نصائح نے احباب جماعت کے دلوں میں ایک جوش وولولہ پیدا کردیا اور انہوں نے اپنے عزیز اموال اپنے امام کے قدموں میں نچھاور کردئے سینکڑوں افراد نے اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام کی خاطر قربان کردیں اور اپنے اہل وعیال اور وطن سے دور خدا کے نام پر نکل پڑے اور تپتے ہوئے صحراؤں میں پہنچے خوفناک جنگل پار کئے۔ خشکی وتری کے مشکل ترین لمبے سفر طے کرتے ہوئے ایسی جگہوں پر پہنچے جہاں مخلوق اپنے خالق حقیقی سے منہ موڑے بیٹھی تھی انہی انتھک کوششوں اور مالی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ شجر احمدیت کے بیج ملکوں ملکوں بکھیرے گئے اور آج بفضلہ تعالیٰ ۱۵۰ سے زائد ممالک میں اس ثمر دار درخت کے سائے تلے ہزاروں اقوام آکر راحت پاتی ہیں۔ یہ سب کچھ تحریک جدید کی برکات ہی تو ہیں یہ عالمی تحریک اپنے تمام تقاضوں کے ساتھ زندہ رہے گی اس کے لئے جانی ومالی قربانیوں کی ضرورت باقی رہے گی اس میں حصہ لینے والے افراد اپنا اجر پاتے رہیں گے ان کے نام اور قربانیاں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۱/اکتوبر کو اپنے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے دفتر اول کے ۶۴ ویں دفتر دوم کے ۵۴ ویں دفتر سوم کے ۳۴ ویں اور دفتر چہارم کے ۱۳ ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمادیا ہے یاد رہے کہ حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق ان دفاتر کو مضبوط بنانے کی ذمہ داری حسب ذیل تفصیل سے ذیلی تنظیموں کے سپرد کی گئی ہے۔ دفتر اول مجلس انصار اللہ کے دفتر دوم مجلس خدام الاحمدیہ کے دفتر سوم لجنہ اماء اللہ کے دفتر چہارم انصار اللہ کے 'چھوٹے بچے لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہوں گے۔ جو باقاعدہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہیں ان کو چندہ تحریک جدید میں شامل کرنے کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ کی ہوگی اور تمام نومبائعین اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیم کا حصہ ہوں گے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۹۳ء)

اس وقت دنیا بھر کے ۸۲ ممالک اس مالی تحریک میں پیش پیش ہیں جبکہ سالانہ چندہ ۱۶ لاکھ ۶۴ ہزار ۳۴۰ سٹرلنگ پونڈ ہوچکا ہے۔ بھارت اس مالی قربانی میں ۸ ویں نمبر پر ہے۔ اس وقت ہندوستان کے تحت بھی مختلف ممالک میں مبلغین ومعلمین کرام تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں نئی بیعتیں ہو رہی ہیں نیز مختلف مقامات پر سکول۔ ڈسپنسریاں مساجد۔ ومشن ہاؤس کام کر رہے ہیں یا زیر تعمیر ہیں اور دن بدن ضروریات بڑھ رہی ہیں جن کی تکمیل کی ذمہ داری احباب جماعت احمدیہ ہندوستان پر ہے پس اس انقلاب انگیز تاریخی دور میں جبکہ ہر لحاظ سے جماعت ترقی کررہی ہے لاکھوں کی تعداد میں افراد شامل ہو رہے ہیں تربیتی تقاضے دن بدن بڑھ رہے ہیں ہمیں چاہئے کہ اپنے وعدوں پر نظر ثانی کریں اور پہلے سے بڑھ کر وعدہ جات لکھائیں اور نمایاں اضافہ کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نئے مالی سال میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجھے آپ کی تلاش ہے

۱۔ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں۔ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں۔

۲۔ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں۔ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں۔ آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے۔ آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں۔

۳۔ کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کرسکتے ہیں۔ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

۴۔ کیا آپ اعتکاف کرسکتے ہیں جس کے معنے ہوتے ہیں۔ (ا) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا اور (پ) گھنٹوں اور دنوں کسی آدمی سے بات نہ کرنا۔

۵۔ کیا آپ سفر کرسکتے ہیں۔ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں ناواقفوں اور ناآشناؤں میں؟ دنوں ہفتوں اور مہینوں؟

۶۔ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔

۷۔ کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ اپنی سنجیدگی قائم رکھیں لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

۸۔ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کردیا بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں؟ خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے اے احمدی نوجوان! ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں اپنے شہر میں 'اپنے محلہ میں 'اپنے گھر میں 'اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہوگا۔ (مرزا محمود احمد۔ المصلح الموعودؓ)

خطبہ جمعہ

یہ مباہلے کا سال اپنی پوری شان کے ساتھ احمدیت کی تائید میں ظاہر ہوگا- انشاء اللہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۲ر تبوک ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

گزشتہ جمعے پر میں نے گیمبیا میں ہونے والے بھیانک ڈرامے کا ذکر کیا تھا اور چند ان کرداروں کا ذکر کیا تھا جو اس ڈرامے میں نہایت بھیانک کردار ادا کر رہے ہیں- اور گزشتہ خطبے ہی میں میں نے پہلی بار یہ اعلان کیا کہ وہ امام جو زیادہ تر مرکزی کردار ادا کر رہا ہے جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اور جماعت کے خلاف بہت بکواس کی ہے بالآخر اس نے مباہلے کو تسلیم کر لیا ہے- اور پہلی بار میں نے گزشتہ خطبے میں یہ اعلان کیا کہ ہم بھی اس کے اس اقرار کو تسلیم کرتے ہیں اور اب یہ دنگل چل پڑا ہے اور یہ مباہلہ ON ہے- سارے خطبے کو آپ دوبارہ سنیں اس میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں کہ جماعت احمدیہ حکومت گیمبیا کے خلاف ایک سیاسی محاذ بنا کر اس کے کھلنے کا اقرار کر رہی ہے- اس بات کو جب آخر پہ دہرایا گیا تو یوں دہرایا گیا تھا کہ اب یہ مباہلہ ON ہے اور ایک طرف گیمبیا کی وہ بدکردار طاقتیں جنہوں نے یہ کام شروع کیا وہ ہیں اور ہم ہٹ گئے ہیں اس میں سے- اب خدا کے فرشتے دوسری طرف سے اتریں گے اور وہ اپنا کام کریں گے- یہ اعلان تھا اور یہ خلاصہ ہے گزشتہ خطبے کا- ایک ہفتے کے اندر اندر خدا کے وہ فرشتے اترے انہوں نے وہ حیرت انگیز کام دکھائے ہیں کہ اس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے- اس بدبخت نے ضیاء الحق کی مثال دی تھی اور کہا تھا تم نے اس کو مروایا اور اب اگر میں قتل ہوا تو یہ بھی تم لوگوں کے ہاتھ سے قتل ہوں گا اور شہید ہوں گا- مگر خدا تعالیٰ نے بعینہ ضیاء والا معاملہ اس ملاں سے اس طرح کیا کہ اس میں بھی جب میں نے ایک خطبے میں اعلان کیا تھا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ وہ چکی چل پڑی ہے جس نے آخر اس ضیاء کو پیس ڈالنا ہے، اگلے جمعے سے پہلے پہلے ضیاء کا طیارہ ہوا میں پارہ پارہ ہو گیا اور اس کی خاک بکھر گئی- جس طرح چکی پیستی ہے ایک شخص، ایک وجود کو یا دانوں کو اس سے بھی زیادہ باریکی کے ساتھ ضیاء کے بدن کی خاک پیسی گئی اور ہوا میں بکھر گئی اور حکومت پاکستان کی تمام کوششیں اس معاملے کے حل کے متعلق بالآخر اسی سال اس نتیجے پر پہنچی ہیں کہ اس میں ہرگز کسی بھی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں- یہ ہمیشہ ایک معمہ بنا رہے گا کہ کیوں وہ طیارہ پھٹا کیونکہ وہ Black Box جو ملا ہے اس میں اشارۃً بھی کسی ایسی خرابی کا ذکر نہیں ملتا جو کسی انسان نے کسی طرح اس میں داخل کی ہو- تو اس ملاں کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے لمبا انتظار نہیں کروایا- پہلے جمعے اور اس جمعے کے درمیان وہ سب کچھ ہو چکا ہے جس نے اس ملاں کی خاک اڑا دی ہے اور اسے ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیا ہے-

اب میں اس کی کچھ تفصیل آپ کے سامنے رکھتا ہوں- اگرچہ اب گیمبیا کی حکومت نے جس طرح پلٹا کھایا ہے اس کے بعد وہ چند باتیں جو میں نے کہا تھا کہ میں بیان کروں گا وہ غالباً اب مناسب نہیں- صدر چونکہ اس ساری صورتحال کو پلٹانے کے ذمہ دار ہیں اس لئے ان کے متعلق کوئی ناواجب حرف اب کہنا جائز نہیں، ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جاتا ہے- مگر دو مرکزی کردار اس ڈرامے کے ہیں ایک یہ ملاں فاتح اور ایک بوجنگ جو وزیر مذہبی امور اور وزیر داخلہ ہیں ان دونوں کی بدکرداریاں ایسی ہیں کہ اس معاملے کے حل ہونے کے باوجود ان کا ذکر ضروری ہے کیونکہ دونوں مباہلے میں ایک نہ ایک رنگ میں ملوث ضرور ہیں- بوجنگ نے مباہلے کے کاغذوں کو اٹھا کر پرے پھینک دیا تھا حقارت کے ساتھ اس لئے میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس شخص کے ساتھ اسی طرح تذلیل کا سلوک نہ کرے اور اسے بھی ردی کاغذ کی طرح اٹھا کر باہر نہ پھینکا جائے-

اور جہاں تک اس ملاں کا تعلق ہے اس سے متعلق میں چند باتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں- جو اس کی بیہودہ سرائی ہے اس کا جواب تو ہم نے دینا ہی ہے اور وقتاً فوقتاً میں لقاء مع العرب میں بھی اور دوسرے مواقع پر بھی ان جوابات کو جو ساری جماعت جانتی ہے کیونکہ پہلے بھی اسی قسم کی بکواس پاکستان کے ملاؤں نے کی اور ان سب باتوں کا مدلل حوالوں کے ساتھ مزیّن جواب دیا جا چکا ہے لیکن چونکہ گیمبیا کو سنانا ضروری ہے اس لئے گیمبیا میں میں نے ہدایت کی ہے کہ ہر جگہ زیادہ سے زیادہ جہاں جہاں بھی جماعتیں ہیں ڈش انٹینا نصب کئے جائیں، ٹیلی ویژنز لگائی جائیں اور ہمارے جواب وہ سارے لوگ براہ راست مرکز سے سنیں- اس کے سوا اب اور کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی کہ ہم کلیۃً ان ساری باتوں کا جواب سارے گیمبیا کو مدلل طریق پر سمجھائیں اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ اب وہ نیا دور شروع ہو گا جب گیمبیا تیزی کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف دوڑے گا-

فاتح صاحب کا تعارف یہ ہے کہ یہ والد کی طرف سے گمنام ہیں- ان کی ماں ان کو گنی بساؤ سے لائی- یہ گیمبیا کے باشندے ہی نہیں ہیں اور اس وقت سے آج تک ان کے باپ کا کچھ پتہ نہ بتایا گیا نہ کسی کو معلوم ہے اسی لئے ان کے نانا وغیرہ کی باتیں ہوتی رہی ہیں ان کے دادا کی کوئی بات میں نے بیان کی، نہ میرے علم میں ہے- محلے میں کئی قسم کی چہ میگوئیاں ہوتی رہتی ہیں اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں- یہ نامناسب بات ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ ان کے باپ کا کوئی علم کسی کو نہیں- ۹۶ء میں ان کو سٹیٹ ہاؤس میں امام مسجد خانہ کعبہ کے کہنے پر مقرر کیا گیا تھا- اس نے گویا اپنا نمائندہ یہاں چن کر ایک دلاّل کے طور پر رکھا- چھ جون، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، اس وقت سے لے کر ۲۲ر اگست تک اس کے خطبات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو گند بکا گیا ہے وہ تکلیف تو ہوتی ہے بیان کرتے ہوئے، مگر اس کا خلاصۃً بیان کرنا ضروری ہے- جو یہ گند بکتا رہا ہے اس میں پہلی بات یہ کہ "احمدی غیر مسلم ہیں اور واجب القتل ہیں یہ تمام مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ ہے"- یہ بات اب امام فاتح سے اپنا دامن چھڑا کر الگ کرنے کے لئے وزیر مذہبی امور اس سے کلیۃً لاتعلقی کا اظہار کر رہے ہیں حالانکہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ وہ مسلسل اس بارے میں نہ صرف امام فاتح کی تائید کرتا رہا بلکہ جو بھی احمدی وفود اس کو ملے ہیں انہیں بلا استثناء براہ راست قتل کی دھمکیاں دیتا رہا ہے-

دوسری بات یہ، جیسا کہ وہ ہمیشہ کہتے ہیں، کہ "احمدی انگریزوں اور یہودیوں کا خود کاشتہ پودا ہیں"- یہ سعودی نواز علماء کی بکواس ہے جس کا ٹھوس جواب پہلے دیا جا چکا ہے اور اب پھر دیا جائے گا اور بتایا جائے گا کہ اس امام اور سعودی امام جو اس کے ساتھ ہے، اس کے آقا انگریزوں کی اور یہودیوں کی مشترکہ پیداوار ہیں اور قطعی کتابوں کے حوالے سے دکھایا جائے گا کہ یہ بات فرضی الزام نہیں حقیقی اور سچا الزام ہے- ان کے بڑوں نے کانپتے ہوئے انگریزوں کے نمائندوں کے سامنے ان کے پاؤں پڑتے ہوئے یہ اقرار کیا ہے کہ آپ ہمارے ماں باپ ہیں، آپ ہی نے ہمیں بنایا ہے، ہم کیسے آپ کے خلاف جا سکتے ہیں اور گلف وار میں جو انہوں نے یہودیوں اور امریکہ کے ساتھ ان کے مفاد کا حق ادا کرتے ہوئے ایک مسلمان ملک کے اوپر جو زیادتیاں کی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اور میرے گلف کے خطبات میں تفصیل بیان ہو چکی ہے- باقی ساری باتیں وہی ہیں جو پاکستان میں جنرل ضیاء کے حوالے سے بیان کی جاتی رہی ہیں اور یہ اب پاکستانی مولویوں کے سکھائے پڑھائے

وہی باتیں یہاں دہرا رہے ہیں۔ "احمدیوں کے سکول اور ہسپتال تبلیغ کے اڈے ہیں ان سے بچو جماعت کو BAN کر دیا جائے۔ مرزا غلام احمد نے ہمارے علماء کو بہت گندی گالیاں دی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے معجزات کو رسول اکرمؐ کے معجزات سے افضل قرار دیا ہے"۔ یہی تو مباہلے میں باتیں تھیں کہ دکھاؤ اور اقرار کرو کہ یہ ہم نے کیا ہے اور پھر مباہلہ کر کے دیکھو تو خدا کی تقدیر تم سے کیا سلوک کرتی ہے۔ "عیسیٰ کو زانی اور شرابی قرار دیا"۔ ایسا خبیث اور جھوٹا مولوی ہے اور اس کے سرپرست اتنے خبیث اور جھوٹے ہیں کہ بات کو کیسے مروڑ کر اس نے بیان کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بائبل کے حوالے دیئے ہیں جو یسوع کی نانیوں دادیوں میں سے معین نام لے کر ان کو زانی اور شرابی قرار دیتے ہیں۔ پس اگر جوابی حملہ کرنا ہے تو بائبل پر جوابی حملہ کرو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بائبل پر جوابی حملہ کرتے ہوئے یہ وضاحت بھی فرمائی کہ بائبل جس یسوع کے متعلق یہ باتیں کرتی ہے یہ الہامی کلام نہیں ہے یہ بعد کی مداخلت ہے۔ اور قرآن جس عیسیٰ کی اور مریم کی بریت کرتا ہے وہ حقیقی تاریخی وجود ہے جو حضرت عیسیٰؑ اور مریمؑ کے وجود تھے۔ ان وضاحتوں کے باوجود وہاں کے مولوی یہ بکواس کرتے چلے جاتے ہیں اور خود ان کے بڑے بھی یہی باتیں کر چکے ہیں۔ لیکن عیسائی دنیا کو انگیخت کرنے کے لئے وہ آج تک یہ حربے یہاں انگلستان میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن عیسائی دنیا زیادہ باشعور اور اپنی کتب اور کتب مقدسہ کی حقیقت کو زیادہ جاننے والی ہے۔ اس لئے اس پہلو سے کبھی کسی پادری نے انکار نہیں کیا کہ بائبل میں یہ باتیں لکھی ہوئی موجود ہیں اور اگر لکھی ہوئی ہیں تو پھر جماعت احمدیہ کا اس میں قطعاً کوئی قصور نہیں۔

"احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ ضروری ہے۔ احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں"۔ وہی پاکستان کے گھسے پٹے الزامات۔ "مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا نبی ہے دعویٰ نبوت جھوٹا ہے۔ پاکستان کی طرح احمدیوں کو یہاں بھی غیر مسلم قرار دیا جائے۔ مسلمانوں کو احمدیوں کے فتنے سے بچایا جائے"۔ "مرزا غلام احمد نے عیسیٰؑ کی توہین کی اور ان کی نانیوں دادیوں کو زناکار قرار دیا"۔ وہی الزام دوسری جگہ ان لفظوں میں موجود ہے "غلط طریق پر وفات مسیح ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ثناء اللہ امرتسری کے مباہلے کے نتیجے میں ہلاک ہوا"۔ نعوذ باللہ من ذالک "بیت الخلاء میں وفات ہوئی"۔ اور یہ جو بیت الخلاء والا الزام ہے یہ بارہا آزمایا جا چکا ہے۔ ابھی حال ہی میں بعض مولویوں کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے کہ یہی الزام دہراتے دہراتے ٹٹی میں مرے اور نہایت گندی حالت میں وہاں پائے گئے۔ یہ واقعہ وہ ہے جس کی تکرار اس کثرت سے ہے کہ ایک کتاب کا پورا باب ان مثالوں سے بھرا جا سکتا ہے کہ جب بھی کسی مولوی نے حد سے زیادہ بکواس کی ہے اس معاملے میں خدا تعالیٰ نے اس کو اسی طرح ٹٹی میں ذلت کی موت مارا ہے یہاں تک کہ بدبو کی وجہ سے لوگ اس کے قریب تک نہیں پھٹکتے تھے، یہاں تک کہ سونڈیاں ان کے جسم پر قبضہ کر چکی تھیں۔ یہ پہلے بھی میں جلسے کی تقریر میں اشارۃً بیان کر چکا ہوں پھر بھی موقع ملے گا تو بتاؤں گا لیکن اس نے اس الزام کو بھی دہرایا ہے اور ساتھ ہی کہتا ہے کہ احمدی مجھے قتل کرنے کی کوشش کریں گے، میں مرا تو میری موت شہید کی ہوگی۔ پھر "احمدی سابق حکومت جوار اکی اس ملک میں پیداوار ہیں اور اسی دور میں مضبوط ہوئے۔ مسلمان علاج کی خاطر ہسپتالوں میں نہ جائیں۔ مسلمان اپنے بچوں کو احمدیہ سکولوں میں نہ بھجوائیں۔ پکے مسلمان ضیاء الحق صدر پاکستان نے احمدیوں کی اذانیں بند کروادیں، مساجد منہدم کروادیں اور کلمہ مٹادیا" آگے یہ بیان نہیں کیا پھر خدا نے اس سے کیا سلوک کیا اور کیسے ہلاک کیا۔

پھر وہ کہتا رہا "ضیاء الحق کے مرنے کے ذمہ دار احمدی ہیں۔ انہوں نے مروایا ہے۔ احمدی ہمارے بہترین افراد کو احمدیت میں داخل کر رہے ہیں"۔ اب یہ اقرار واقعی ہے جو ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ کیسا خدا نے اس کے مونہہ سے اس دوران اقرار کروادیا اور اپنے بدترین ہونے کا اقرار بھی اس میں شامل ہے۔ جو ہمارے اچھے لوگ تھے وہ تو احمدی لے گئے اور پھر آخر پہ کہا "مباہلہ کا طریق ٹھیک نہیں ہے میدان میں آکر سامنے مباہلہ کریں"۔ جب یہ بھی منظور کر لیا گیا تو پھر اس شخص نے آخر کھلم کھلا ریڈیو پر اور غالباً ریڈیو ہی پر وہ اپنی تقریر کی جس میں اس نے مباہلے کا اقرار کیا اور کہا کہ میں اب مباہلہ قبول کرتا ہوں۔ ۲۲؍ اگست کے خطبہ میں اس نے مباہلہ قبول کیا تھا۔ میں اس وقت سفر پر تھا۔ عمداً میں نے اسے آپ کے سامنے نہیں پیش کیا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی تائیدی نشان بھی ظاہر ہو جائے اور یہ بات کھل کر سامنے آنے سے پہلے ہم اپنے ان احمدی معصوم خدمتگاروں کو وہاں سے نکال لیں تاکہ اس کے بعد اگر کوئی شرارت ہونی ہو تو ان کو کوئی زک نہ پہنچے۔ یہ دو مصلحتیں تھیں۔ لیکن گزشتہ خطبے سے پہلے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا مباہلے کا اپنا اطمینان اپنی جگہ تھا مگر احمدیوں کے نکلنے کی بے چینی اور گھبراہٹ نے اس بے چینی کی جگہ لے لی تھی۔ اور چونکہ وزیر مذہبی امور، وزیر برائے اندرونی امور یعنی وزیر داخلہ بار بار کھلم کھلا احمدیوں کو اور سب ہمارے کام کرنے والوں کو قتل کی دھمکیاں دے رہا تھا اور بظاہر اعلان یہ کروا رہا تھا کہ احمدیوں کی جان کو اگر کوئی خطرہ ہے تو ہم ان کی مدد کریں گے۔ یہ ایسی خبیث ایک حرکت تھی جو سازش کا ایک حصہ تھی۔ یعنی ظاہر یہ کرنا چاہتے تھے کہ احمدی ملک کے عوام کا نشانہ بن چکے ہیں احمدی گلیوں میں آزادانہ پھر نہیں سکتے ان کو ہر طرف سے خطرہ ہے۔ اور خطرہ پیدا کرنے والا خود جو ان کو دھمکیاں دے رہا تھا وہ دوسری طرف سے اعلان کروا رہا تھا کہ خطرہ ہے تو ہمارے پاس آئیں، ہم احمدیوں کی جان مال کی حفاظت کریں گے۔ یہ شرارت نقالی تھی پاکستان کی جہاں بھٹو کے دور میں حقیقتاً احمدیوں کے لئے خطرات تھے اور بعد میں حکومت نے اپنے فیصلے کو ان خطرات کا ایک طبعی نتیجہ بیان کیا کہ چونکہ ان کو خطرات تھے، باہر کی حکومتوں کے سامنے یہی بات پیش کی کہ چونکہ ان کو خطرے تھے، ہم نے مجبوراً وہ دباؤ قبول کر لیا تاکہ ان کی جان مال کو کوئی خطرہ نہ رہے۔ یہ الگ قصہ ہے کہ بعد میں کیا ہوا لیکن وجہ یہ تھی اور یہی وجہ ان کو پہنچائی اور سمجھائی گئی کہ تم نے عامۃ الناس پر یہ اثر ڈالنا ہے کہ احمدیوں کو بڑا شدید خطرہ ہے اور حکومت بار بار بتا رہی ہے کہ ہم اس خطرے کا مقابلہ کریں گے اور اب یہ خطرہ اس حد تک گویا بڑھ چکا ہے کہ اس سے زیادہ ہم احمدیوں کو سنبھالنے کا وعدہ نہیں کر سکتے، لازم ہے کہ عوامی دباؤ قبول کرتے ہوئے ان کو اسلام سے خارج کیا جائے اور ملاں نے جو جو مطالبے کئے ہیں ان کو قبول کر لیا جائے۔ یہ بھیانک سازش تھی جو اپنے پر پرزے نکال رہی تھی اور اسی کے مقابلے کے لئے میں چاہتا تھا کہ یہ مباہلہ قبول کرے تاکہ خدا تعالیٰ کی طاقتیں کھل کر اس کے سامنے آئیں اور اس کی ہر سازش کے ٹکڑے اڑادیں۔

جب یہ ہو چکا تو جیسا کہ میں نے بیان کیا مجھے نکلنے والوں کی فکر تھی۔ میں چاہتا تھا جمعہ سے پہلے یہ نکلیں تو پھر میں بات کروں۔ لیکن جو رؤیا میں نے دیکھی اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میری یہ فکر ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ رؤیا ایک ایسی عجیب رؤیا ہے جس کی جب تک تشریح نہ کروں آپ کو سمجھ نہیں آئے گی اور مجھے بھی رؤیا کے دوران حیرت تو تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے لیکن اٹھنے کے بعد اس کی سمجھ آئی۔ **میں نے رؤیا میں یہ دیکھا کہ میں** ایک بہت ہی بلند عمارت کی چھت پر کھڑا ہوں، اتنی بلند عمارت ہے کہ وہ آسمان سے باتیں کر رہی ہے اور وہ مسجد کی عمارت ہے اور مسجد سے مراد جماعت ہوا کرتی ہے۔ تو پہلی بات تو یہ خدا تعالیٰ نے سمجھائی کہ جماعت کی بلندی کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا اور یہ جماعت وسیع تر اور بلند تر ہوگی۔ اور بہت ہی وسیع مسجد ہے۔ اوپر سے میں نیچے انسانوں کو چھوٹے چھوٹے وجودوں کے طور پر، کیڑیوں کی طرح تو نہیں مگر بالکل چھوٹے چھوٹے منحنی وجودوں کے طور پر دیکھ رہا ہوں جو میرا انتظار کر رہے ہیں اور میں اس بلند مسجد کی چھت سے نیچے دیکھتا ہوں تو گہرائی سے تھوڑا سا خوف آتا ہے کہ جو چیز گرے اس کا کیا حال ہوگا۔ اور وہاں جو لوگ کھڑے ہیں ان میں کچھ قادیان کے نمائندے ہیں اور کچھ سپین کے۔ ان دونوں جگہوں سے جماعت کو نکالا گیا ہے اور ان دونوں جگہوں میں واپسی کی خوشخبری میں سمجھتا ہوں اس خواب میں دی گئی ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ خواب ہی میں مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ گویا یہ ایک MINIATURE ہے ساری تاریخ کا۔ اور آنکھ کھلنے کے بعد مضبوطی سے اس خیال نے میرے دل پر قبضہ کر لیا کہ یہ نظارہ مجھے اس طرح دکھایا گیا ہے جیسے رحم مادر میں بچہ اپنی ایک Billion Years کی تاریخ کو دہراتا ہے لیکن اپنی تکمیل تک ایک Billion Year نہیں لیا کرتا بلکہ نو مہینے میں وہ مکمل ہو جاتا ہے۔ تو جو کچھ مجھے یہاں دکھایا جا رہا ہے یہ گویا ایک پرانی تاریخ کا خلاصہ کر کے جو جماعت کے سامنے پیش آنے والے حالات ہیں ان کو اس طرح دکھایا جا رہا ہے۔ عجیب بات ہے میں اپنی جیب میں کبھی کنگھی نہیں رکھا کرتا، نہ کنگھی کا زیادہ استعمال کرتا ہوں، وقت بھی نہیں ملتا نہ اتنے بال ہیں کہ ان کو کنگھی سے سنوارا جائے۔ لیکن میری جیب سے ایک خوبصورت سی کنگھی نکلتی ہے اور میں اوپر سے نیچے اکٹھے ہونے والوں کو کہتا ہوں یہ میری نشانی ہے اور میں یہ کنگھی نیچے پھینک رہا ہوں۔ وہ لہراتی ہوئی کچھ عرصہ لیتی ہے، بلکہ کافی وقت لیتی ہے اور آخر وہ زمین تک نیچے اتر جاتی ہے۔ اب کنگھی کو اس موقع پر نشانی بنانا ایک عجیب و غریب بات ہے۔ مگر کنگھی کا مقصد ہوتا ہے صفائی کرنا، گند کو باہر نکالنا اور بالوں کو صاف اور مزین کرنا۔ تو یہ معلوم ہوا کہ اس واپسی کے وعدے کے ساتھ جماعتوں کی تطہیر اور ان کو مزین کرنا بھی مقدر ہے۔ اب یہ وہ خیال ہے جو اس وقت میرے ذہن میں نہ آتا ہے، نہ آسکتا تھا کیونکہ اتنے عظیم موقع پر میں کہیں باہر سے آرہا ہوں نیچے سپین کے نمائندے، قادیان کے نمائندے اور میں اپنی کنگھی پھینک رہا ہوں اوپر سے۔ بہرحال یہ کام کرنے کے بعد ابھی وہ لوگ اوپر نہیں آئے، نہ آسکتے

PRIME
AUTO
PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P. 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

ہیں کیونکہ یہ جگہ بہت ہی بلند ہے- میں نیچے اترتا ہوں اور مسجد کا جو چھتا ہوا صحن ہے اس میں داخل ہوتا ہوں- اور عجیب بات یہ ہے کہ اتنی بلندی سے کس طرح نیچے اترا ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی- مگر وہ ہال پورے کا پورا جو اوپر ہے وہ اتنا ہی بلند ہے- وہاں سے کھڑکی سے میں جھانکنے لگتا ہوں کہ دیکھوں نیچے لوگ قریب آئے ہیں- وہ قریب آ بھی رہے ہیں اور آ چکے ہیں مگر اوپر آنے والوں میں غیر احمدی ہیں اور بعض پادری ہیں اور بعض دوسرے معززین ہیں جو مجھے خوش آمدید کہنے کے لئے اور استقبال کرنے کے لئے پہلے اوپر آتے ہیں- ان سب کو میں سلام کہتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں اور نیچے جو آدمی نسبتاً قریب آ گئے ہیں، اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں ان کو دیکھتا ہوں اور پہچانتا ہوں کہ انہوں نے خود ان معززین کو اس لئے اوپر بھجوایا ہے کہ یہ احمدی نہ ہوتے ہوئے بھی جماعت کی تائید میں ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ یہ پہلے جاکر مجھ سے ملیں- اس کے بعد میرا نیچے اترنا، ان لوگوں سے ملنا یہ سب غائب ہو جاتا ہے اور خواب یہاں ختم ہو جاتی ہے-

اٹھنے کے بعد جب مزید غور کیا تو اس بات میں تو قطعی، کوئی بھی شک نہیں تھا کہ اس کا تعلق گیمبیا سے نکالے جانے سے ہے کیونکہ واپسی نکلنے کے بعد ہوا کرتی ہے- یہ ہو نہیں سکتا کہ احمدی گیمبیا سے نہ نکلیں کیونکہ اگر انہوں نے نکلنا ہے تو ان کی واپسی تبھی مقدر ہو سکتی ہے- اور گیمبیا میں جو غیر احمدی اور عیسائی دکھائے گئے ہیں صاف پتہ چلتا ہے کہ گیمبیا کے باشندے اس واپسی کا انتظار کریں گے- تو اگرچہ نکلنا نہیں دکھایا گیا تھا مگر واپس آنا دکھایا گیا اور یہ خود بھی اپنی ذات میں ایک عجیب اعجاز رکھتا ہے- کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا مجھے انتظار تھا میں ان کو نکالوں- اس رؤیا کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی بھی مشکل جو نکلنے کی راہ میں ہو سکتی ہے ان کو درپیش نہیں آئے گی اور یہ خطبے سے دو دن پہلے کی بات ہے یا تین دن پہلے کی ہو گی- میں نے اسی وقت ایڈیشنل وکیل التبشیر کو کہا کہ سب ان لوگوں کو کینیڈا، ادھر ادھر جنہوں نے مدد کا وعدہ کیا تھا، ان کو کہہ دیں ہمیں آپ کی کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے- اللہ نے اپنے ہاتھ میں معاملہ لیا ہے- یہ لوگ لازماً خیریت سے نکلیں گے ورنہ ان کی خیریت سے واپسی کا وعدہ ہو ہی نہیں سکتا- اور جو بعد میں واقعات رونما ہوئے ہیں وہ خود اپنی ذات میں ایک حیرت انگیز اعجاز ہیں- یہ سب لوگ ایک ایسے طیارے کے ذریعے نکلے جس کا میں ذکر کر چکا ہوں کہ لطف الرحمٰن صاحب نے جو ساہیوال کے ملک عطاء الرحمٰن صاحب کے صاحبزادے ہیں، انہوں نے اس کا انتظام کیا تھا- یہ بوئنگ کا ایک طیارہ تھا، چھوٹا بوئنگ جو وہاں پہنچا اور اس وقت تک سارے افریقہ کے ملکوں کی طرف سے اتنا شور برپا ہو چکا تھا کہ حکومت گیمبیا ان کو زبردستی روکنے کی اہل نہیں رہی تھی- کم سے کم جو دعوے کر رہے تھے کہ ہماری طرف سے ان کو کوئی خطرہ نہیں ہے وہ اس کے خلاف بات ایسی نہیں کر سکتے تھے کہ اس سے سب دنیا میں شور پڑتا- لیکن شرارت انہوں نے کرنی تھی اور کی اور وہ شرارت یہ تھی کہ جو بوئنگ کے مالک ہیں وہ خود ساتھ گئے تھے اور مالک سے زیادہ اپنے جہاز کا درد کسی اور کو نہیں ہوا کرتا- اس مالک نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ اس وقت گیمبیا کے دو چوٹی کے CID کے افسر میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ یہ سارے Terrorist ہیں جن کو تم لے جا رہے ہو اور پھر نہ کہنا کہ ہم نے تمہیں متنبہ نہیں کیا- مالک خود جس کو اپنے جہاز کا خطرہ تھا، Terrorist کے نام سے ہی ہوائی جہاز والوں کی جان نکلتی ہے، اس نے خود یہ بیان دیا ہے کہ اس کی بات کا میں نے اس لئے اثر نہیں قبول کیا کہ جن لوگوں کو میں نے دیکھا تھا وہ ایسے شریف لوگ تھے کہ ساری زندگی میں نے اتنے شریف لوگ نہیں دیکھے- کس تہذیب اور تمدن اور شرافت اور حیا کے ساتھ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور سفر کے لئے تیاری کر رہے تھے- اس نے کہا میرے دل میں خدا نے مضبوطی سے ڈال دیا یہ جھوٹ ہے- جو کچھ بھی ہو میں لازماً ان کو لے کے جاؤں گا- چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ ان کی کوشش پہلے قدم پر ناکام رہی-

دوسرے قدم پر جب یہ آئیوری کوسٹ پہنچے ہیں تو آپ کو پتہ ہے دو دن تک ان کو روکے رکھا گیا یعنی جمعہ کی صبح تک یہ لوگ ایئرپورٹ پر روکے ہوئے تھے اور ہماری طرف سے وہاں کے جتنے افسروں سے تعلق تھا، جتنے بااثر لوگوں سے تعلق تھا ان میں سے بعض آئیوری کوسٹ کے احمدی بھی تھے جو بڑے بارسوخ اور بااثر لوگ ہیں انہوں نے ہر طرح کوشش کی مگر ایئرپورٹ کے نمائندوں نے کہا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا ان کو لازماً انتظار کرنا پڑے گا- ہم مجبور ہیں ہم ان کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں دے سکتے- سارے حیران تھے کہ یہ ہو کیا رہا ہے- اب دیکھئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جوابی توڑ کیا ہے اور اس توڑ سے متعلق پہلے سے میرے دل میں کس قدر یقین تھا- وکیل التبشیر صاحب کو میں نے بار بار کہا، میں نے کہا آج میں نے خطبے میں ذکر کرنا ہی کرنا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ اس سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ہماری پریشانی دور نہ فرما دے- اس سے ایک رات پہلے مذہبی امور کے وزیر جو بہت شریف النفس انسان ہیں ان کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ بات ڈالی اور ہم نے نہیں کہا، اشارہ بھی نہیں کیا- ان کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ لازماً پریذیڈنٹ کے نوٹس میں لانا چاہئے- وہ آئیوری کوسٹ کے پریذیڈنٹ سے ملے اور چونکہ ان کے ساتھ ان کا احترام کا ذاتی تعلق بھی ہے، انہوں نے پریذیڈنٹ سے کہا کہ یہ کیا ہوا ہے وہاں- میں ان لوگوں کو جانتا ہوں شریف النفس لوگ ہیں- ان کا سارا کردار آئیوری کوسٹ میں نہایت معزز کردار ہے- میں مذہبی امور کا وزیر ہوں میں ذاتی گارنٹی دیتا ہوں- جب اس نے بتایا تو اس نے کہا اچھا یہ بات ہے تو پھر یہ معاملہ حل نہیں ہو گا جب تک تم وزیر خارجہ سے نہ ملو کیونکہ دراصل وہ اس کو کنٹرول کر رہا ہے- اور وزیر خارجہ کو گیمبیا کی طرف سے یہ اطلاع دی گئی تھی کہ کچھ Terrorist آ رہے ہیں ان کو سنبھال لو، بعد میں نہ کہنا- اور وہ چونکہ احمدیوں کو جانتا نہیں تھا اس لئے اس کے دل میں یقین تھا- اسی نے پریذیڈنٹ کو بتایا- اسی نے پریذیڈنٹ سے یہ اجازت لی کہ ان کو روکے رکھا جائے اور بالآخر ان کا خیال تھا کہ واپس کر دیں گے-

تو خدا تعالیٰ نے نہ صرف اس سازش کو توڑا بلکہ جمعہ سے پہلے جیسا کہ میں نے ان کو یقین دلایا تھا جمعہ کی صبح کو آٹھ بجے بڑی عزت اور احترام کے ساتھ بسوں نے اس سارے قافلے کو اٹھایا اور جماعت نے جو جگہ تیار کی تھی وہاں پہنچا دیا- اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وزیر خارجہ کے حکم پر ان کا دو مہینے کا جو ویزہ لگا تھا یہ اس میں ہدایت تھی کہ اسی طرح دو مہینے کا ویزہ ہو گا کوئی جلدی نہیں ان کو نکلنے کی، یہ وہیں رہیں گے- اور یہ صورتحال ہمارے لئے نہ صرف مفید بلکہ ضروری تھی کیونکہ اس رؤیا کے پیش نظر میں نے اپنے ایک فیصلے کو بدلا تھا- پہلے میرا فیصلہ تھا کہ ان کو انگلستان بلا لیا جائے، کچھ کو پاکستان بھجوا دیا جائے اور کچھ کو یہیں کچھ دیر رکھ کے پھر سوچا جائے- اس رؤیا کے بعد مجھے یقین تھا کہ چونکہ واپسی ہونی ہی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان کو افریقہ کے ممالک میں رکھا جائے اور ہم نے تقسیم کر دی تھی مگر دو مہینے آئیوری کوسٹ ٹھہرنے کی ضمانت کے بعد میرا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے یہیں سے اکثر کی واپسی ہو- اس مباہلے کا اور اس دوران جو واقعات پیش آئے ہیں ان کا یہ پس منظر ہے-

اب سنئے مباہلے کی قبولیت اور اس پر تقدیر الٰہی کا حرکت میں آنا- اسی دوران جو جمعہ سے پہلے گھبراہٹ تھی کہ ابھی تک کیوں نہیں ہوا اس وقت اللہ تعالیٰ نے کئی طریق سے مجھے تسلی دی لیکن سب سے زیادہ تسلی ان الفاظ سے ہوئی ﴿الیس اللہ بکاف عبدہ﴾- اس سے اسی طرح میرے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور استغفار کیا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام پر ندامت کا اظہار فرمایا اور استغفار کیا-

وزیر مذہبی امور گیمبیا کا جہاں تک تعلق ہے اس کے متعلق کچھ بیان کرنا اور بدلی ہوئی صورت کے باوجود بیان کرنا ضروری ہے اس بدبخت نے مسلسل اس امام کو غلط باتیں پہنچائیں- جب یہ ڈرتا مباہلے سے تو اس کو یہ کہتا تھا کہ ضیاء کو تو انہوں نے مروایا تھا اور یہ جھوٹ بول رہے ہیں- حالانکہ حکومت پاکستان کو اس بات کا پتہ نہیں کہ ضیاء کو کس نے مروایا ہے اس کو پتہ تھا، یعنی گویا اس کو پتہ تھا اور اسی نے اس بے چارے کو آگے کر کے پاگل بنایا اور تقدیر الٰہی سے لڑنے پر اس کو آمادہ کیا- اس کا حال یہ ہے کہ ہمیشہ ہر دفعہ جب کوئی احمدی اس سے ملا ہے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے متعلق لازماً بکواس کی ہے اور امام فاتح کی پوری طرح تائید کی- یہی وہ شخص ہے جس نے امام فاتح کے مباہلہ کے بعد ایک پریس کانفرنس کی ہے- اس پریس کانفرنس کے علاوہ اس نے ہمارے احمدی وفد کو اپنے پاس بلوایا- امیر صاحب اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لے کے گئے اور اس نے ان کی موجودگی میں اس بکواس کو دہرانا شروع کیا اور کہا کہ احمدیوں نے یہ آغاز کیا ہے اور احمدی ایسے ہیں- ہمارے احمدی امیر بڑے بہادر اور جوانمرد انسان ہیں- اٹھ کر کھڑے ہو گئے- انہوں نے کہا تم بکواس کر رہے ہو اگر یہ بات ہے تو میں اس مجلس سے اٹھ کے جاتا ہوں- اس قسم کی بدتمیزی کی باتیں اپنے امام کے خلاف نہیں سن سکتا- اس نے کہا تم نے یہاں آنے سے پہلے اپنے روحانی راہنما سے اجازت لی ہے- انہوں نے کہا لی ہے اور میں ہمیشہ لوں گا کیونکہ میں ان کی اجازت کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا- اس نے کہا یہ ثابت کرتا ہے کہ تم گیمبیا کے وفادار نہیں ہو- انہوں نے کہا میں گیمبیا کا وفادار ہوں وہ دنیا کا معاملہ ہے اور یہ روحانیت کا معاملہ ہے- اس پر وہ بدبخت طیش میں آیا اور اٹھ کر ان کے گریبان پر

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

Exporters & Importers

All types of Lather jackets, Ladies bags, parse, hand globs, Organic Coton (Garments, Baby Cloths)

Contact:

OCEANIC EXIM

57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)

PH: 2805209,2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

مضبوطی کے ساتھ ہاتھ ڈالا اور کہا میں تمہیں قتل کروا سکتا ہوں، میں تمہیں ذلیل کر سکتا ہوں اور میں ابھی تمہارے ساتھ وہ کرتا ہوں جو میں نے کرنا ہے۔ اس پر انہوں نے اس کے فوجی گریبان پر مضبوطی کے ساتھ ہاتھ ڈالا اور اس کو زور سے جھٹکا دیا اور دونوں گتھم گتھا ہو گئے۔ جو اس کے فوجی ساتھ تھے انہوں نے اس کو کھینچنے کی کوشش کی اور ان کے ساتھ جو دو احمدی تھے انہوں نے ان کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے غیظ و غضب کا یہ حال تھا اور اب یہ جو بعد میں باتیں کر رہا ہے یہ اب سنئے ذرا اس کی کیا باتیں ہوں گی سب کچھ کرنے کے بعد جب وہ چلنے لگے تو اس نے کہا نہیں آپ آ جائیں ذرا واپس۔ اس خوف اور ڈراوے نے کوئی کام نہیں کیا تو اس نے کہا کہ دیکھیں جو کچھ بھی ہوا ہے غلط فہمیاں ہوئی ہیں۔ اور پریس کانفرنس جو اس نے منعقد کروائی تھی اس میں چالاکی کے ساتھ دو آدمی Plant کئے جو کسی زمانے میں احمدی ہوتے تھے اور ان سے یہ بیان دلوایا کہ جو کچھ جماعت احمدیہ کے سربراہ کو اطلاعات دی جا رہی ہیں وہ سب جھوٹی ہیں۔ ایک آدمی نے اقرار کیا کہ میں خط لکھا کرتا تھا اور میں باتیں منسوب کر رہا تھا حکومت اور وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور کی طرف اور یہ سب جھوٹ تھا اور گویا اس جھوٹ سے طیش میں آ کر انہوں نے سب دنیا میں مشہور کر دیا۔ گیمبیا کے متعلق ایسا کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا۔ میں بنایا کرتا تھا اور دوسرے سابق احمدی نے اٹھ کے تائید کی ہاں میرے سامنے کی بات ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ایک بھی خط کسی احمدی کی طرف سے، اپنی ذاتی حیثیت میں کسی گیمبین کی طرف سے ایک بھی خط نہیں ملا جس میں ان باتوں میں اس نے الزام تراشی کی ہو۔ اس نے پریس کانفرنس میں ان کو کھڑا کروایا اور گویا پریس کانفرنس میں جو رویہ اختیار کیا اس کے متعلق گواہ کے طور پر کہ ان کا مرکز سنی سنائی باتوں کو اس طرح مانتا ہے ہمارا تو کوئی قصور نہیں۔ لیکن جب یہ باتیں شروع ہوئیں تو اسی وقت گیمبیا کے پریذیڈنٹ کا فون ان کو ملا اور اس نے کہا، نہایت گندی زبان امام فاتح کے متعلق استعمال کی، اس نے کہا وہ خبیث ترین انسان ہے اس نے جھوٹ بولے ہیں، اس نے فساد برپا کئے ہیں اور میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ ان کو بتا دو کہ آئندہ سے کبھی اس کو کسی پلیٹ فارم پر احمدیت کے خلاف بولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ صرف یہی نہیں بلکہ خود اس وزیر نے اس کانفرنس میں جو دراصل معلوم ہوتا ہے پہلے فیصلہ ہو چکا تھا، اس کانفرنس میں پھر یہ اعلان کیا کہ احمدیوں کی جان مال کو کوئی خطرہ نہیں، یہ امام فاتح تھا جو سارے فساد کا بانی مبانی تھا۔ اس کی گندی زبان نے گیمبیا کو پھاڑ دیا۔ اس کی خبیثانہ باتوں نے گیمبیا کو سیکولر حکومت سے ایک مذہبی جنونی حکومت میں تبدیل کر دیا لیکن اب صدر جامع نے جو اقدامات کئے ہیں ان کے بعد یہ باب بند ہو جانا چاہئے۔

صدر جامع کی طرف سے جو اخباری اعلانات اور تمام محکموں کو تحریری ہدایتیں دی گئی ہیں ان کی کاپیاں ہمیں ملی ہیں ان میں خلاصۃً یہ باتیں ہیں۔ اول 'امام فاتح ایک انتہائی خبیث اور بد فطرت انسان ہے اس نے جو کچھ بکواس کی اپنے طور پر کی'۔ اپنے طور پر کر ہی نہیں سکتا تھا جب حکومت کے سارے ادارے اس کو اٹھا رہے تھے مگر بہر حال اعلان اب یہ ہے 'اور گیمبیا کی حکومت کا اس سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اس لئے تمام ادارے جو نشر و اشاعت سے کوئی تعلق رکھتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ آج کے بعد اس بدبخت امام کی کوئی بات بھی آپ آگے بیان نہیں کریں گے نہ ریڈیو پر، نہ ٹیلی ویژن پر، نہ مسجد سے، نہ مسجد سے باہر۔ اس کا آئندہ کبھی کوئی بیان ملک گیمبیا میں شائع نہیں کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ ہدایت تھی کہ احمدی مسلمان ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت گیمبیا میں ان کو غیر مسلم قرار نہیں دے سکتی۔ اور یہ اعلان تھا کہ احمدیوں کو اب ہمارے ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر بطور مسلمان اپنا مؤقف پیش کرنے کی ہمیشہ اجازت ہو گی۔ انہوں نے کہا جتنا یہ فساد تھا یہ اس طرح بنایا گیا اور ہم ہر اس کوشش کو ذلیل اور نامراد سمجھتے ہیں جو گیمبیا کو پھاڑنے کی کوشش ہے۔ یہ سیکولر حکومت ہے۔ اس میں اسلامی تعصب کو دخل دینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ سب شہری برابر حقوق رکھتے ہیں اور احمدی مسلمان ہیں یہی حکومت کا مؤقف ہے اور بطور مسلمان ان سے گیمبین سلوک کریں گے۔ یہ ایک ہفتے کے اندر اندر ہونے والے واقعات ہیں۔

پچھلے جمعے جو میں نے بیان کیا تھا کہ اب دنگل چل پڑا، اس دنگل کا نتیجہ دکھا رہا ہوں آپ کو۔ اور ضیاء الحق کی طرح جس کی یہ (امام) نقالی کر رہا تھا ہفتہ نہیں گزرا کہ خدا کی پکڑ نے اس کو پارہ پارہ کر دیا۔ اب یہ جگہ جگہ بولتا پھرتا ہے کہ مجھے تو اس وزیر نے مروا دیا۔ میں کہاں ایسی باتیں کرنے والا تھا یہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔ مجھے غلط خبریں دی گئیں اور میرا یہ حال کر دیا گیا ہے۔ اگر اس شخص میں کوئی حیا اور غیرت ہو تو اسی ملک کو واپس چلا جائے جہاں سے آیا تھا اور اب بعض اخباروں نے یہی مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس امام کے لئے اب کوئی راہ نہیں سوائے اس کے کہ اپنے آبائی وطن لوٹے اور ہمارے گیمبیا کو اپنے غلیظ بدن سے پاک کر دے۔

یہ مباہلے کی تقدیر ہے جو ظاہر ہوئی اور جو فرضی بات نہیں تھی، جس کے اوپر مجھے کامل یقین تھا۔ اور میں آج آپ کو بتا رہا ہوں کہ اس طرح خدا تعالیٰ کی تقدیریں کام دکھایا کرتی ہیں۔ اس میں کسی فرض کا، کسی تصور کا، کسی خواہش کا کوئی دخل نہیں ہوا کرتا۔ ناممکن کو ممکن کر دکھاتی ہیں۔ ایک ہفتے کے اندر اندر گیمبیا کی تمام سازش جو دھیمی دھیمی سی چل رہی تھی، کلیۃً ملیامیٹ کر دی گئی۔ اب جہاں تک اس چکی کے چلنے کا تعلق ہے مجھے اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ یہ جو مذہبی امور کا وزیر بنا پھرتا ہے یہ گندا انسان ہے اس نے صدر جامع کو بھی ہمیشہ غلط رستے پر چلایا ہے اور غلیظ زبان اور جھوٹ بولنا اور خود اٹھانا اور خود گرانا یہ اس صاحب کی سرشت میں داخل ہے۔ اس لئے دو شخص واضح طور پر جو ملوث ہوئے ہیں مباہلے میں ایک امام فاتح اور ایک یہ۔ ان کے متعلق اپنی دعائیں جاری رکھیں۔ یہ چکی جو چل پڑی ہے اب یہ چلتی رہے اور سب دنیا دیکھے اور خصوصاً گیمبیا دیکھے کہ یہ سب بکواس ہے جو ان لوگوں نے کی اور گیمبین مزاج کا اس چیز سے کوئی تعلق نہیں۔

اب سنئے ان ڈاکٹروں کی بات جن کو ہم نے مجبوراً نکالا تھا۔ جب نکالا تو ان کی اس کارروائی کے جاری ہونے سے پہلے اشارۃً بھی علم نہیں تھا کہ ان لوگوں کی خباثت ختم ہو چکی ہے۔ مجھے شدید گھبراہٹ ہوئی ہے تہجد کی نماز میں، اور میں نے فیصلہ کیا کہ فوراً کم سے کم دو ڈاکٹروں کو واپس بھجوانا چاہئے کیونکہ ایک غریب ملک ہے، جن کو عادت ہو احمدی ہسپتالوں سے فائدہ اٹھانے کی، ہمارا یہ سلوک کہ ان کو لازمی طبی سہولت سے محروم ہونا پڑے جب کہ ان کی طرف سے کوئی شکوہ نہیں یہ سراسر زیادتی ہے۔ اور حکومت کے ساتھ جو اختلاف ہے وہ اپنی جگہ ہو گا۔ لیکن یہ جائز نہیں۔ چنانچہ میں نے صبح ہی وکیل التبشیر صاحب کو ہدایت کی کہ فوری طور پر لئیق صاحب کو اور پاشا کو ابھی فون کریں کہ وہ جلد سے جلد واپس گیمبیا پہنچیں۔ اگر ان کی جان کو خطرہ ہے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں، نہ ان کو خطرہ کا احساس ہونا چاہئے۔ یہ میرے عزیز بھی ہیں مجھے پیارے ہیں مگر مجھے بھی کوئی پرواہ نہیں ہے کیونکہ یہ الٰہی کام ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہر خطرے کو محسوس کرنے کے باوجود جو خدمت اللہ کے نام پر ہم نے شروع کی ہے اس سے پیچھے نہ ہٹیں۔ چنانچہ فوراً ان کی طرف سے یہ جواب آیا کہ ہمارے دل میں تو پہلے ہی اٹھ رہا تھا، ہم تو چاہتے تھے کہ آپ سے اجازت لیں کہ ہمیں دوبارہ جانے دیں۔ چنانچہ ان دونوں کی واپسی کا فیصلہ ہوا اور یہ میرا اعلان ان کی ان حرکتوں سے پہلے گیمبیا میں کر دیا گیا۔ اور گیمبیا کے عوام نے ان کے جانے پر جو ردعمل دکھایا وہ یہ تھا کہ سارے ملک کے عوام بھی اور خواص بھی، حکومت کے آدمی بھی اور حکومت سے باہر بھی یک زبان گلیوں میں نکل آئے۔ انہوں نے اپنی حکومت کو مخاطب کر کے مجرم قرار دیا کہ تم اپنے سفاکانہ اور بے حیا رویہ کی وجہ سے ذمہ دار ہو کہ ایسے شریف لوگوں کی سینتیس (۳۷) سالہ خدمت کو تم نے نظر انداز کر دیا اور ان کی نعمت سے ہمیں محروم کیا۔ ایک عجیب منظر تھا۔ ہمارے امیر صاحب کا فون Jam ہو جاتا رہا۔ سارے گیمبیا سے ان کو فون ملنے شروع ہوئے، سارا دن یہی

غریب اور حلیم اور نیک اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ

......(حضرت مسیح موعودؑ)......

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ 649-04524 ☎

STAR CHAPPALS ☎ 543105
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700087 ☎ 2457133

اطلاعات، غیر احمدی فون کرتے تھے۔ کہتے تھے یاد رکھیں سارا گیمبیا آپ کے ساتھ ہے اور سارا گیمبیا ان بدمعاشوں کے خلاف ہے جو یہ حرکت کر رہے ہیں۔ یہ گیمبیا کا طبعی رد عمل تھا۔ اس رد عمل کے پہنچنے سے پہلے میں یہ فیصلہ کر چکا تھا۔

اس سے اتنی خوشی پہنچی ان کو کہ میں مثال کے طور پر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ خلاصۃً یہ ہے کہ ایک اخبار نے کھل کر لکھا کہ اے احمدی جانے والے ڈاکٹرو! تم ہمیں بہت پیارے ہو تمہیں ہمارے پاس واپس آنا چاہئے۔ ہم تمہیں ترس رہے ہیں۔ سارے گیمبیا کے عوام تمہاری واپسی کے منتظر ہیں اور جب میرا یہ فیصلہ ان کو پہنچا تو "ڈیلی آبزرور" اخبار نے اپنی اشاعت میں ایڈیٹوریل میں لکھا "حضور انور کا شکریہ" کہ گیمبیا کے عوام پر رحم کرتے ہوئے ڈاکٹروں کو فوری طور پر واپس بھجوانے کا حکم دیا ہے۔ مزید لکھتا ہے کہ اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ احمدی گیمبیا کے عوام سے محبت کرتے ہیں۔ ان کی حکومت کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس طرح ڈرامہ اپنے اختتام کو پہنچا ہے۔

اب انشاء اللہ کل ڈاکٹر لئیق اور پاشا صاحب کی بکنگ اگر وہ قائم رہی کل ہفتے کے روز یہ واپس پہنچیں گے اور ان کے پہنچنے پر مجھے یقین ہے جس طرح گیمبیا کے عوام خوش ہوں گے اور ان کا استقبال کریں گے وہ ایک تاریخی چیز ہوگی۔ مگر پھر بھی ہمیں کچھ انتظار کرنا ہوگا کہ باقی سب کو واپس بھجوائیں۔ کیونکہ ابھی تک تو بہرحال یہ بات مستحکم ہو چکی ہے کہ انہوں نے اپنے فیصلے بدل لئے، سب کچھ ختم کر دیا، احمدیوں کے مسلمان ہونے کا قطعی اقرار کر لیا لیکن جب تک یہ شخص حکومت پہ قائم ہے اس کی بدنیتی اور بدبختی کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ احمدیت کے خلاف کارروائی میں نامراد رہیں گے۔ یہ تو مجھے یقین ہے۔ مگر کچھ تکلیف دہ یعنی دلوں کو زخمی کرنے والے پہلو ابھی بھی یہ اختیار کر سکتا ہے اور کرے گا۔ اس لئے جب تک الٰہی تقدیر (امام) فاتح کے ساتھ اس کا بھی قلع قمع نہ کرے اس وقت تک ہمیں کچھ احتیاط کرنی ہے اور ان کی واپسی کے متعلق کچھ امور دیکھنے ہیں۔ لیکن امید رکھتا ہوں کہ اگلے دو مہینے کے اندر اندر یہ ساری باتیں طے ہو جائیں گی۔

پس سب دنیا کی جماعتوں نے جو دعائیں کیں، جو فکر ظاہر کی آج کے خطبے کے بعد میں اس مضمون کو، اس باب کو بند کر رہا ہوں۔ جو جواب اس امام کو دینے ہیں وہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ اس کا اس صورتحال سے، گیمبیا کی حکومت سے یا باقیوں سے اب تعلق نہیں رہا۔ وہ احمدیت کے دفاع میں ہمیں بہرحال ایک کارروائی کرنی ہوگی وہ ہم کرتے رہیں گے۔ لیکن میں آپ سے، سب جماعت احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ جتنے بھی خدا کے حضور سجدہ کرتے ہوئے شکر کے ساتھ روئیں اور اپنی سجدہ گاہوں کو تر کریں وہ بھی کم ہوگا۔ جب یہ سب خبریں کل مجھے ملیں تو میرا حقیقت میں دل چاہتا تھا کہ گلیوں میں سجدہ کرتے ہوئے چلوں اور ہر سجدے میں خدا کے قدموں پر سر رکھتے ہوئے اس کی عنایات کا شکر ادا کروں۔ ہمارے دل اسی طرح خدا کے ممنون تو ہر رات میں، ہر ذرے میں ہیں لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں جب احسانات کوہِ طور پہ جلوہ دکھاتے ہیں۔ کل کا جلوہ ایک ایسا ہی جلوہ تھا جس نے میری روح کو بالکل خدا کے حضور اس کے قدموں میں گلی گلی میں جھکا دیا۔

پس آپ بھی سب دنیا کی جماعتیں اس جشن تشکر میں میرے ساتھ شامل ہوں جو سجدوں کا جشن ہوگا اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور یہ سال گیمبیا کی تاریخ میں، جس طرح ایک غلط اندازہ سعودی عرب میں پیش کیا گیا تھا اس کے برعکس، صحیح معنوں میں ایک تاریخی سال بن کے چمکے اور اس کے نور سے سارا گیمبیا مہک اٹھے اور چمک اٹھے۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ ایسی ہی مجھے امید بلکہ یقین ہے۔ اب اس کے ساتھ میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا:)

ضمناً یہ بات کہنی ہے کہ ابھی اس مباہلے نے اس راجے کی بھی خبر لینی ہے انشاء اللہ۔ ایک تو لی جا چکی۔ اس کی ساری سازش کے پرخچے اڑا دیئے ہیں خدا کی تقدیر نے۔ لیکن آگے بھی دیکھنا ہے ابھی اور کیا ہوتا ہے۔ آپ انتظار کریں مجھے تو ایک ذرہ بھی شک نہیں یہ مباہلے کا سال اپنی پوری شان کے ساتھ احمدیت کی تائید میں ظاہر ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:)

آج چونکہ باہر بارش بھی ہے۔ کم سے کم جب میں آیا تھا تو ہو رہی تھی اور بارش ہو یا نہ ہو خدام کا چونکہ آج اجتماع شروع ہو رہا ہے اس لئے ان کی درخواست پر یہاں سے جانے والوں کی سہولت کے لئے نمازیں جمع ہوں گی۔

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

"دو عظیم انسان"

(عبدالمالک لاہور نمائندہ الفضل)

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ ہر چیز کا لامحدود خزانہ اس کے پاس ہے۔ ہر ایک چیز کو اس نے برموقعہ اور برمحل پیدا کیا ہے۔ انسان بعض منصوبے اپنے لئے بناتا ہے اور بعض منصوبے خدا کے ہوتے ہیں۔ اس رب کی تائید و نصرت ان کی پشت پر ہوتی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ اس الٰہی تصرف اور آسمانی منصوبہ سے دنیائے احمدیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری آب و تاب سے پوری ہوئی۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے"۔ (روحانی خزائن جلد ۲۰ تجلیات الٰہیہ صفحہ ۴۰۹)

انیسویں صدی کی آخری دہائی میں ایک شخص پیدا ہوا اور احمدیت کی پہلی صدی کی آخری دہائی میں اس دنیا سے رحلت کر گئے۔ جس کے متعلق ان الفاظ میں بھی خراج تحسین پیش کیا گیا۔

دیکھنے میں لگتا تھا وہ مرد کم سخن
بولنے پر جب آیا تو زمانہ پر چھا گیا

میری مراد حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خاںؓ کی ذات سے ہے۔ ایک اور شخص جو بیسویں صدی کی دوسری دہائی میں پیدا ہوا اور احمدیت کی دوسری صدی کی پہلی دہائی میں اس دنیا سے رخصت ہو گیا میری مراد مکرم و محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کی ذات سے ہے۔

جماعت احمدیہ کی دونوں صدیاں گواہی دے رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تھا اور آپ نے جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ من و عن پوری شان و شوکت سے پوری ہوئی اپنے اور پرائے اس پر گواہ ہیں اور ایسی صداقت ہے جس کو کبھی بھی نہ ان کی زندگی میں اور نہ وفات کے بعد جھٹلایا جا سکتا ہے۔ ہر دو بزرگ ہستیوں سے مجھے ذاتی طور پر متعدد بار ملنے کا موقعہ ملا ہے حضرت چودھری صاحب تو مجھے "مولوی ایسٹ اینڈ ویسٹ" کہا کرتے تھے اور مجھ پر بے حد مہربان اور میرے محسن تھے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اس طرح مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیائے سائنس میں سب سے بڑے انعام سے نوازا اور عظیم سائنسدانوں میں شمار ہوئے اور موجد ٹھہرے کیونکہ سائنس دان تو بہت ہیں مگر کسی چیز کو ایجاد کرنے والے چند ایک ہی ہوئے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب سے ۱۹۸۷ء میں لندن میں ملاقات ہوئی ہم مسجد فضل میں بیٹھے تھے محترم ڈاکٹر صاحب کے بارہ میں علم ہوا کہ وہ تشریف لائے ہیں ملاقات کیلئے حاضر ہوئے بہت اخلاص سے پیار سے ملے۔ گفتگو ہوئی آخر پر عرض کیا ڈاکٹر صاحب ایک تصویر بنانی ہے فرمایا ایک نہیں دو میں نے عرض کی جزاکم اللہ۔ جب خاکسار اور میرے دوستوں کے ساتھ گروپ فوٹو ہو گیا اور ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ایک تصویر ہوئی ہے میں نے عرض کیا دو پوز لئے ہیں اور بدل کر تصویریں لی ہیں انہوں نے فرمایا مگر ایک تصویر ہوئی ہے اور رُک کر کیمرہ والے صاحب کو فرمایا ایک تصویر میری اور امام مالک کی لیں چنانچہ اُس نے تصویر اتاری تو مکرم و محترم ڈاکٹر صاحب نے مخاطب ہو کر فرمایا اب دو تصاویر مکمل ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ دونوں تصاویر میرے پاس موجود ہیں اور میرا اثاثہ ہیں۔

دوسرا واقعہ مکرم ڈاکٹر صاحب سے اس وقت ہوا جب وہ بحالت صحت آخری دفعہ لاہور تشریف لائے اور پرل کانٹی نینٹل ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے کسی صاحب سے مجھے علم ہوا۔ ظہر کی نماز دارالذکر میں ادا کی۔ محترم ناصر محمود صاحب نے کہا مکرم ڈاکٹر صاحب لاہور آئے ہوئے ہیں چلیں مل کر آتے ہیں چنانچہ ہم ہوٹل چلے گئے وہاں استقبالیہ سے پتہ کیا انہوں نے کمرہ نمبر بتایا وہاں فون پر رابطہ کیا تو فون خود ڈاکٹر صاحب نے ہی اٹھا لیا نام بتایا اور ملنے کا عرض کیا فرمایا میں خود ملاقات کیلئے نیچے آ رہا ہوں میں نے درخواست کی کہ ہم حاضر ہوتے ہیں فرمایا۔ آپ میرے بزرگ ہیں میرا فرض ہے کہ خود آ کر ملوں چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد نیچے تشریف لائے مصافحہ اور معانقہ ہوا۔ گفتگو ہوئی اور میرے دوست سے بھی مل کر واپس تشریف لے گئے۔ اس واقعہ سے ان کی عظمت کا پتہ چلتا ہے اور ان کے خلوص و پیار کا اظہار بھی ورنہ ؎

من آنم کہ من دانم

اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ سلسلہ کو ہمیشہ علم و معرفت والے انسانوں سے نوازے اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے دنیائے احمدیت میں دونوں صدیوں کے دو سپوت میرے علم کے مطابق ہیں جماعت کی پہلی صدی میں حضرت چودھری ظفر اللہ خاں صاحب اور دوسری صدی کے ڈاکٹر سلام صاحب علم و معرفت والے انسان تھے جنہوں نے دلائل سے سب کا منہ بند کر دیا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند فرمائے۔

خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔
(حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام میں ارتداد کی حقیقت

خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع جلسہ سالانہ یوکے، ۱۹۸۶ء

چھٹی قسط

عہد علی کی روایت

اب ہم حضرت علیؓ کے دور میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ہاں وہاں بھی ایک بڑی خطرناک قسم کی نظر آنے والی حدیث (یا اثر کہنا چاہئے جس کے ساتھ ایک حدیث بھی منسلک ہے) پیش کی جاتی ہے۔ اور اس حدیث کی سند بظاہر بڑی مضبوط ہے لیکن اس کے متعلق میں آگے جا کر بحث کروں گا۔ حدیث یہ ہے:

"عن عکرمۃ قال: أتی علی رضی اللہ عنہ بزنادقۃ. فاحرقھم. فبلغ ذالک ابن عباس فقال لو کنت انا لم أحرقھم، لنھی رسول اللہ ﷺ: لا تعذبوا بعذاب اللہ و لقتلتھم لقول رسول اللہ ﷺ" من بدل دینہ فاقتلواہ"

(صحیح البخاری کتاب: استتابہ المرتدین و المعاندین و قتالھم باب: حکم المرتد و المرتدۃ)

کہ عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کے پاس زندیق لوگ لائے گئے۔ ان زندیقوں کو حضرت علیؓ نے زندہ آگ میں جلا دینے کا حکم دیا۔ جب حضرت ابن عباسؓ نے سنا تو یہ رد عمل ظاہر کیا کہ کہا اگر میں ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے واضح طور پر ہمیں اس عذاب کے دینے سے منع فرمایا ہے جو عذاب اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کیا ہے، یعنی آگ کا عذاب۔ میں انہیں قتل کر دیتا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کر دو۔

روایت کی چھان بین

یہ بظاہر سب سے مضبوط استدلال رکھنے والی حدیث ہے جو صحاح ستہ میں سے بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ میں آئی ہے۔

اس حد تک اس کی صحت ہے مگر کسی روایت کی صحت کا اندازہ صرف اس کے صحاح ستہ میں مذکور ہونے سے نہیں لگایا جاتا بلکہ بعض اور پیمانے بھی ہیں اس کی صحت جانچنے کے۔ ان میں ایک اہم معیار یہ ہے کہ راویوں کی شخصیت اور ان کے تسلسل کے بارہ میں گہری چھان بین کی جائے۔

بڑے بڑے علماء کرام جنہوں نے روایات کی صحت کے بارہ میں تحقیقات کے لئے اپنی زندگیاں صرف کر دیں۔ نے عکرمہ کی اس روایت کے بارہ میں فیصلہ دیا ہے کہ یہ روایت "غریب" اور "آحاد" روایات میں آتی ہے یعنی اس کا راوی صرف ایک عکرمہ ہی ہے۔

اور مولانا عبدالحئ لکھنوی رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ چونکہ امام بخاری نے عکرمہ سے روایت کی ہے اس لئے دوسرے محدثین نے بھی اس کی ہر روایت قبول کر لی بغیر اس کے کہ وہ خود اس بارہ میں تحقیق کرتے۔

(الرفع والتکمیل۔ طبع قدیم لکھنؤ)

یہ تو ممکن ہے کہ ایک ہی راوی سے مروی روایت صحیح اور معتبر حدیث ہو مگر وہ روایت ایسی حدیث صحیح کے پائے کو نہیں پہنچ سکتی جو کئی راویوں سے پہنچتی ہو۔ اس لئے ایسی آحاد روایات پر ایسے امور کے بارہ میں بناء نہیں کی جاسکتی جو حقوق و ذمہ داریوں اور واجبات اور سزاؤں سے تعلق رکھتے ہوں۔ خصوصاً حدود کے مسائل کے بارہ میں یعنی سزائیں جن کو خود قرآن نے مقرر کیا ہے۔ لہذا ایسے نازک اور حساس مسئلہ کے بارہ میں ایسی حدیث آحاد پر بناء نہیں کی جاسکتی خواہ وہ بعض علماء کے نزدیک صحیح ہی کیوں نہ ہو۔

راوی خارجی ہے

پھر ہمیں راوی عکرمہ اور اس کی شہرت کے بارہ میں مزید چھان بین کرنا ضروری ہے۔ جب اس روایت کو اس معیار سے پرکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس کا راوی عکرمہ خارجی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دشمن تھا۔ چنانچہ رجال حدیث کی بڑی اور اہم کتاب میں اس کے بارہ میں لکھا ہے کہ یہ ایسا کمینہ اور خبیث شخص تھا کہ مسلمانوں نے اس کا جنازہ تک نہیں پڑھا۔ اسی وجہ سے ایسے علماء حدیث جن کو روایات کی صحت جانچنے کے بارہ میں ید طولیٰ حاصل تھا، یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس روایت کی کوئی قیمت نہیں کیونکہ اس کا راوی زندیق اور خارجی تھا اور حضرت علیؓ کے دشمنوں کا حامی تھا خصوصاً ان ایام میں جب حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کے درمیان اختلافات شروع ہوئے۔

عباسی دور میں عکرمہ نے ایک نیک اور خدا ترس عالم کے طور پر بڑی شہرت اور تعظیم حاصل کر لی تھی اور یہ بات واضح ہے کہ اس شہرت کا باعث اس کا حضرت علیؓ کی مخالفت اور عباسیوں کی حمایت تھا جو سیاست کی وجہ سے ہر اس شخص اور چیز کی مخالفت کرتے تھے جس کا تعلق اولاد علیؓ سے ہو۔ عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ قتل مرتد کی روایات نے دراصل بصرہ، کوفہ اور یمن میں رونما ہونے والے واقعات سے جنم لیا ہے کیونکہ اہل حجاز یعنی مکہ اور مدینہ والے اس روایت سے بالکل لاعلم نظر آتے ہیں۔

پھر اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ عکرمہ کی اس روایت کے راوی عراقی ہیں۔ اور اس ضمن میں قارئین کو امام طاؤس بن قیسان کا یہ قول نہیں بھولنا چاہئے کہ:

"اگر کوئی عراقی تجھے سو حدیثیں بتائے تو ان میں سے ۹۹ کو تو بالکل پھینک دو اور باقی کے بارہ میں بھی شک ہی کرو"۔

(سنن ابی داؤد)

جہاں تک عکرمہ کے خارجی، غیر ثقہ اور کذاب ہونے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں کتب الرجال کی بڑی بڑی تالیفات سے درج ذیل شواہد آپ کے سامنے پیش ہیں:

(ا)۔ الذہبی کہتے ہیں:

"ہمیں الصلت ابو شعیب نے بتایا کہ میں نے محمد بن سیرین سے عکرمہ کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس بات سے کوئی تکلیف نہیں کہ وہ اہل جنت میں سے ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا ہے"۔

الذہبی مزید کہتے ہیں

"یعقوب بن الحضرمی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ ایک بار عکرمہ مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ اس مسجد میں موجود سب لوگ کافر ہیں۔ عکرمہ اباضیہ فرقہ کے خیالات رکھتا تھا"۔

الذہبی مزید فرماتے ہیں:

"ابن المسیب نے اپنے غلام برد سے کہا کہ میری طرف منسوب کر کے جھوٹی روایات بیان نہ کرنا جیسے عکرمہ، ابن عباس کی طرف جھوٹی روایات منسوب کرتا ہے"۔

(محمد بن احمد بن العثمان الذہبی (وفات ۷۴۸ ہجری) میزان الاعتدال فی نقد الرجال، طبعہ ثالثہ ۱۹۶۳ء، دار احیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی، القاہرہ، القسم الثالث۔ صفحہ ۹۳ تا ۹۷)

(ب): ایک اور محقق لکھتے ہیں

"عبداللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ میں علی بن عبداللہ بن عباس کے ہاں گیا تو دیکھا کہ حضرت الحسن کے گھر کے دروازے کے سامنے عکرمہ پابہ زنجیر پڑا ہے۔ میں نے علی کو کہا کیا تمہیں خوف خدا نہیں؟ علی کہنے لگے۔ یہ خبیث (عکرمہ) میرے والد صاحب کے نام پر جھوٹی روایات بیان کرتا پھرتا ہے"۔

نیز لکھتے ہیں

"وہیب روایت کرتے ہیں کہ میں یحیٰ بن سعید الانصاری اور ایوب کے پاس تھا کہ انہوں نے عکرمہ کا ذکر کیا ۔ یحیٰ بن سعید نے کہا کہ عکرمہ کذاب تھا"۔

(ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن الحماد المکی۔ الضعفاء الکبیر، دارالکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول ۱۹۸۴ء، السفر الثالث صفحہ ۲۷۳، ۲۷۴)

(ج): حضرت ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں

☆ یحیٰی بن معین نے کہا: امام مالک بن انس نے عکرمہ سے صرف اس وجہ سے روایت بیان نہیں کی کہ وہ صفریہ فرقے کے خیالات رکھتا تھا۔

☆ عطار کہتے ہیں کہ وہ (عکرمہ) اباضیہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

☆ الجوزجانی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ کیا عکرمہ اباضی تھا۔ انہوں نے کہا: کہا جاتا ہے کہ وہ صفری تھا۔

☆ مصعب الزبیری کے نزدیک عکرمہ خارجی خیالات کا حامل تھا۔

☆ ابراہیم بن منذر نے معن بن عیسیٰ اور دوسرے لوگوں سے روایت کی ہے کہ امام مالک، عکرمہ کو ثقہ خیال نہ کرتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ اس کی بیان کردہ روایات قبول نہ کی جائیں۔

☆ میں نے اہل مدینہ میں سے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ عکرمہ اور عزہ کی لڑکی کے عاشق کثیر کی میتیں ایک ہی دن میں مسجد کے دروازے کے سامنے لائی گئیں۔ لوگوں نے کثیر کا جنازہ تو پڑھ لیا مگر عکرمہ کا جنازہ نہ پڑھا۔ احمد سے بھی اسی مفہوم کی روایت بیان ہوئی ہے۔

☆ ہشام بن عبداللہ المخزومی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ذئب کو کہتے سنا کہ عکرمہ غیر ثقہ تھا اور میں نے اسے دیکھا ہوا ہے"۔

(امام حافظ شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی۔ تہذیب التہذیب، مطبعہ مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن۔ طبع اول، جز ہفتم، صفحہ ۲۶۷ تا ۲۷۱)

پس ایک ایسی روایت پر بناء کرنا جس کے بارہ میں واضح طور پر ثابت ہو کہ اس کا راوی سخت جھوٹا تھا اور حضرت علیؓ کا دشمن ہے قطعاً جائز نہیں۔

داخلی شہادت

پھر جب ہم روایت کے الفاظ کی چھان بین کرتے ہیں تو اس کو کئی لحاظ سے غلط پاتے ہیں

۱۔ اس میں شک نہیں کہ ابن عباسؓ کا اپنا ایک مقام ہے مگر حضرت علیؓ کے مقام کا مقابلہ تو وہ نہیں کر سکتے تھے۔ وہ خلیفۃ الرسولؐ تھے۔ خدا نے ان کو خلافت کے لئے چنا تھا۔

یہ ممکن نہیں تھا کہ حضرت ابن عباسؓ کو تو آنحضرت ﷺ کی ہدایت کا پاس ہو اور حضرت علیؓ کو پاس نہ ہو۔ اگر ہم روایت کو درست بھی مان لیں تب بھی ابن عباس کا طرز بیان ہی بتا رہا ہے کہ وہ اس خبر کی تصدیق ہی نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں میں اپنے متعلق سوچ کر دیکھتا ہوں تو میں کبھی ایسا کرنے کے لئے تیار ہی نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا یہ واضح حکم تھا۔ حضرت علی کب ایسا کر سکتے ہیں۔

اس لئے حضرت علیؓ کے متعلق ایسی ذلیل بات منسوب کرنا کہ انہوں نے زندہ جلا دیا یہ بالکل جھوٹ ہے اور قطعی جھوٹ ہے۔ کیونکہ آپ کے ایک شدید دشمن کی طرف مروی حضرت علیؓ پر بہتان بازی کرنا چاہتا ہے۔

چنانچہ اس بات کی تصدیق ایک دوسری روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں عکرمہ بتاتا ہے کہ جب حضرت علیؓ کو حضرت ابن عباسؓ کے اس رد عمل کی خبر پہنچی تو آپ نے سخت برہم ہو کر کہا "ویح ابن عباس" کہ خدا ابن عباسؓ کو غارت کرے۔

(سنن ابوداؤد، الحدود، الحکم فیمن ارتد)

۲۔ پھر "من بدل دینہ فاقتلوہ" کا جملہ عمومیت رکھتا ہے اور اس کے کئی معنی کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ لفظ "من" مرد، عورتوں اور بچوں سب پر اطلاق پاتا ہے مگر کئی فقہاء ایسے ہیں جنہوں نے مرتد عورت کے قتل کو ناجائز قرار دیا ہے۔

۳۔ پھر "دینہ" میں لفظ دین سے کوئی بھی دین مراد لیا جا سکتا ہے صرف اسلام ہی مراد نہیں لیا جا سکتا۔ بت پرستوں کے دین کو بھی قرآن میں دین کہا گیا ہے۔

(سورہ الکافرون)

ان احتمالات کے ہوتے ہوئے ایسی روایات کو صرف ایسے مسلمان سے جو اپنا دین بدل دے مخصوص کر دینا

کس طرح ممکن ہے؟ قانون کی حساس وباریک زبان کو مدنظر رکھتے ہوئے اس روایت کی رو سے تو ہر اس انسان کو جو اپنا دین بدلے قتل کیا جائے گا خواہ اس کا کوئی بھی دین ہو۔ پھر تو ہر وہ یہودی جو عیسائی ہو جائے قتل کیا جائے گا اور اور ہر عیسائی جو مسلمان ہو جائے قتل کیا جائے گا اور ہر وہ مشرک جو کوئی اور دین اختیار کرے قتل کیا جائے گا۔ پھر لفظ "من" اسلامی حکومت کی حدود سے باہر بھی اطلاق پائے گا یعنی ہر وہ شخص جو اپنا دین بدلے قتل ہو گا خواہ اسلامی حکومت کے باہر آسٹریلیا میں رہتا ہو یا افریقہ اور جنوبی امریکہ کے جنگلوں میں!!۔

نیز سوچئے کہ اسلام خود تو اپنے پیروکاروں کو یہ تلقین کرتا ہے کہ دوسرے لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلاؤ حتی کہ وہ ہر مسلمان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مبلغ اور داعی الی اللہ بنے۔ مگر دوسرے مذاہب کے بارہ میں کیا ہو گا؟ کیا ان کو بھی تبلیغ کا ویسا ہی حق ہو گا جیسا اسلام کو ہے؟ قتل مرتد کے غیر انسانی اور بدعتی نظریہ کے حامی حضرات یہ نہیں سوچتے کہ مختلف قوموں اور مذاہب کے باہمی انسانی تعلقات پر اس نظریہ کے کیسے بدنتائج پڑیں گے؟ وہ کیوں نہیں سمجھتے کہ اگر اس نظریہ کو درست مانا جائے تو پھر دوسرے لوگوں کو تو اپنا دین بدلنے کی اجازت ہو گی مگر مسلمانوں کو اپنا دین چھوڑنے کا حق نہ ہو گا اور اسلام کو تو یہ حق ہو گا کہ دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کا دین بدلے مگر دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو قطعاً یہ حق نہ ہو گا کہ اسلام کے پیروکاروں کو دوسرے عقائد کا قائل کریں؟ اسلام کے عدل وانصاف کو یہ کیسی بھیانک شکل میں یہ لوگ دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں؟

لہٰذا اس روایت سے قتل مرتد کا استدلال کرنا بالکل غلط ہے کیونکہ اس کا مفہوم غیر واضح ہے۔ اس کا راوی کذاب، فاسق اور خارجی ہے جو حضرت علیؓ پر یہ تہمت لگا رہا ہے کہ آپ نے زندیقوں کو زندہ جلوا دیا اور اگرچہ حضرت امام بخاریؒ کو علم نہ ہو سکا مگر آپ کے بعد کے محدثین نے ثابت کیا ہے کہ وہ خارجی اور حضرت علیؓ کا دشمن تھا اور اس کا فسق اور خباثت اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ مسلمانوں نے اس کا جنازہ تک پڑھنا گوارا نہ کیا۔

"من بدل دينه فاقتلوه"

کے اصل معنی

جہاں تک اس ٹکڑے "من بدل دینہ فاقتلوہ" کا تعلق ہے تو ہماری تحقیق بتاتی ہے کہ اگر یہ ٹکڑہ درست اور سچا ہے تو اسے دوسری تفصیلی احادیث کے بیان سے الگ کر کے پیش کیا گیا ہے، جو سب کی سب، بلا استثناء قتل مرتد کے ذکر سے خالی ہیں۔ وہ صرف ان مرتدین کے قتل کا ذکر کرتی ہیں جو مسلمانوں سے جنگ کرتے اور ان کے خلاف تلوار سونتتے ہیں۔ ان احادیث میں سے چند بطور نمونہ پیش ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلاَّ بِإِحْدَى ثَلاَثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ

یعنی عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی ایسے مسلمان کا خون کرنا جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں ہرگز جائز نہیں سوائے تین صورتوں کے۔ اول یہ کہ اس نے کسی جان کو قتل کیا ہو جس پر بدلہ میں اسے قتل کیا جائے۔ دوم یہ کہ وہ ایسا شخص ہو جو باوجود شادی شدہ ہونے کے زنا کا مرتکب ہوا ہو۔ سوم یہ کہ وہ دین سے نکل جائے اور جماعت کو چھوڑ دے۔

(بخاری كتاب الديات باب قول الله "ان النفس بالنفس")

حَدَّثَنِي أَبُو قِلاَبَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ قَالَ نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلاَبَةَ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ. فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُءُوسُ الأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنَى لَمْ يَرَوْهُ أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ قَالَ: لاَ. قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ قَالَ: لاَ. قُلْتُ: فَوَاللّٰهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلاَّ فِي إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ. رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلاَمِ. فَقَالَ: الْقَوْمُ أَوَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَرَ الأَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ. فَقُلْتُ: أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الإِسْلاَمِ فَاسْتَوْخَمُوا الأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفَلاَ تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا قُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلاَمِ وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک روز دربار لگایا اور لوگوں کو ملنے کے لئے بلایا۔ لوگ آپ کے پاس آئے۔ ایک کیس کے بارہ میں آپ نے مجھے فرمایا۔ ابوقلابہ تمہاری کیا رائے ہے۔ میں نے عرض کی خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے سوائے درج ذیل تین قسم کے مجرموں کے کسی کو قتل نہیں فرمایا۔ ایک تو وہ جو دوسرے کو بغیر وجہ کے قتل کرے۔ پھر وہ جو محصن ہونے کے باوجود (شادی شدہ ہونے کے باوجود) زنا کا ارتکاب کرے۔ پھر وہ جو خدا اور رسول سے محاربت (جنگ) کرے اور اسلام سے مرتد ہو جائے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا انس بن مالک نے حضورؐ سے یہ بیان نہیں کیا کہ حضورؐ نے چوری کرنے کے جرم میں ہاتھ کٹوائے تھے اور مجرموں کی آنکھوں میں گرم لوہے کی سلائیاں پھیرنے کا حکم دیا تھا اور پھر انہیں دھوپ میں پھینکوایا تھا۔

میں نے کہا انس والی حدیث میں بیان کرتا ہوں انس نے مجھے بتایا تھا کہ عکل ثمانیہ کے بعض لوگ حضورؐ کے پاس آئے اور آپ کی بیعت کر کے اسلام میں داخل ہو گئے۔

آب وہوا موافق نہ ہونے کی وجہ سے بیمار ہوئے اور اس امر کی حضورؐ کے پاس شکایت کی۔ آپ نے فرمایا آپ لوگ ہمارے چرواہے کے ساتھ باہر اونٹ چرانے کیوں نہیں چلے جاتے تا ان کا دودھ وغیرہ پی سکو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے ایسا ہی کیا اور صحت یاب ہو گئے۔

تب انہوں نے حضورؐ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانور ہانک کر لے گئے۔ جب حضورؐ کو اس بات کی اطلاع ملی تب حضورؐ نے لوگوں کو ان کے پیچھے بھجوایا۔ چنانچہ ان کو حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا تب حضورؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالنے کا حکم دیا نیز ان کی آنکھوں میں گرم لوہے کی سلائیاں پھری گئیں۔ اور انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

میں نے کہا ان کے اس جرم سے بڑھ کر کوئی جرم بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک تو وہ اسلام سے مرتد ہوئے پھر قتل کیا اور چوری بھی کی۔

عن عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نَاسًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاقُوهَا وَارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلاَمِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا. فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ. قَالَ: وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر حملہ بولا، انہیں ہانک کر لے گئے اور ساتھ ہی اسلام سے مرتد بھی ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ایک مومن چرواہے کو قتل بھی کیا تھا۔ آپؐ نے ان کو پکڑنے کے لئے آدمی دوڑائے، جن کے ہاتھ یہ مجرم پکڑے گئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے اور آنکھوں میں سلائیاں پھیریں۔ ان لوگوں کے بارہ میں آیت محاربہ نازل ہوئی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الحدود باب ماجاء فی المحاربہ)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ إِلاَّ بِإِحْدَى ثَلاَثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الأَرْضِ أَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو سوائے تین وجوہ کے خون بہانا جائز نہیں۔ یا وہ ایسا شخص ہو جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو۔ ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا۔ یا ایسا شخص ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے نکلا ہو۔ ایسے شخص کو یا قتل کیا جائے گا یا صلیب دے کر مارا جائے گا یا ملک بدر کیا جائے گا۔ یا ایسا شخص ہو جس نے کسی جان کا ناحق خون کیا ہو۔ اسے مقتول کے بدلے قتل کیا جائے گا۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الحدود، باب الحکم فی من ارتد)

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لاَ يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ إِلاَّ فِي إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ وَرَجُلٌ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَرَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الإِسْلاَمِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ فَيُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الأَرْضِ.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا خون کرنا جائز نہیں سوائے ان تین جرائم میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ یا تو وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا مرتکب ہوا ہو، اسے سنگسار کیا جائے گا۔ یا ایسا شخص ہو جو اسلام سے نکل کر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے لگ جائے۔ یہ شخص یا قتل کیا جائے گا یا صلیب دے کر مارا جائے گا یا ملک بدر کیا جائے گا۔

(سنن النسائی، کتاب المحاربہ باب الصلیب)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کا قتل جائز نہیں سوائے تین صورتوں کے۔ یا تو وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا مرتکب ہو۔ ایسی صورت میں وہ سنگسار کیا جائے گا۔ یا وہ کسی کو عمداً قتل کرے ایسی صورت میں وہ قتل کیا جائے یا وہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو کر اس سے نکل جائے اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرے۔ ایسی صورت میں وہ یا تو قتل کیا جائے گا یا صلیب دے کر مارا جائے گا۔ یا ملک بدر کیا جائے گا۔

(سنن دار قطنی کتاب الحدود والدیات)

لغت میں

قتل کے مجازی معنی

پھر لغت کی کتب میں قتل، مجازی معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ عربی زبان کے عظیم علماء نے لکھا ہے:

☆و من المجاز: قتل الشیء خبرا و علما. أی علمه علما. و قتل الشراب: اذا مزجه بالماء فأزال بذالك حدته.

☆و قتل فلانا: أذله.

☆و تقتل الرجل للمرأة: خضع، و ناقة مقتلة.

☆ و قوله تعالىٰ: قتل الانسان ما اكفره، أی لعن، قاله الفراء، و قوله: قاتلهم الله انی يؤفكون. ای لعنهم. و فی الحديث: قاتل الله اليهود: ای قتلهم الله. و قيل لعنهم. و قيل عاداهم. و فی حديث المارين يدی المصلی. قاتله فانه لشيطان: ای رافعه من قبلتك. و ليس كل قتال بمعنى القتل.

بقیہ صفحہ نمبر [illegible] پر ملاحظہ فرمائیں

نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کا ہالینڈ میں پہلا سیمینار

ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی کی ایک خبر کے مطابق جماعت احمدیہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ نے بیت النور (نن سپیٹ) ہالینڈ میں ۱۹ / ۲۰ ستمبر کو پہلا سیمینار منعقد کیا جس کو "النور ۹۷ء" کا نام دیا گیا ہے اس سیمینار میں جملہ مبلغین سلسلہ جرمنی، نیشنل سیکرٹریان اور ریجنل امراء نے شرکت کی اور مختلف نشستوں میں تین روز تک تربیتی اور انتظامی امور پر تفصیل سے غور کیا اس دوران مجلس عاملہ کا ماہانہ اجلاس بھی ہوا اور ہالینڈ کی روایتی سواری اور ورزش "سائیکلنگ" سے بھی لطف اٹھایا گیا۔

جماعت احمدیہ جرمنی میں ریجنز کی تشکیل نو
۲ لوکل امارات اور ۱۵ ریجنز کا قیام

جماعت احمدیہ جرمنی کے وسعت پذیر انتظامی تقاضوں کے پیش نظر یکم ستمبر ۹۷ء سے ریجنز کی تقسیم نو کرکے بعض نئے امراء کا تقرر عمل میں لایا گیا اس لحاظ سے ریجنل امراء کے ساتھ نئی مجلس عاملہ بھی نامزد کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ۲۷ ستمبر ۹۷ کو جرمنی بھر کے چار مراکز میں اجلاسات کا انعقاد کیا گیا جن میں مربیان کرام اور ریجنل امراء صاحبان کے ساتھ صدران مقامی قائدین مقامی اور دیگر عہدیداران نے شمولیت کی اور مختلف مرکزی نمائندگان نے بھی ان مقامات پر جاکر انتظامی معاملات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ دیگر ہدایات بہم پہنچائیں۔

اس ضمن میں جرمنی کے جنوبی حصہ کے ریجنز کا اجلاس ناصر باغ (گروس گیراؤ) میں منعقد کیا گیا جس کی صدارت امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے فرمائی۔ اور بڑھتی ہوئی جماعتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی۔

اسی طرح کے اجلاسات بیت الظفر (کاسل ریجن) بیت النصر (کولون) اور بیت الرشید (ہمبرگ) میں بھی منعقد ہوئے۔ (ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی)

کیرنگ میں تربیتی کلاس

کیرنگ میں گذشتہ دو ہفتہ تک ایک تربیتی کلاس لگائی گئی جس میں نو مبائعین کے علاوہ مقامی خدام و اطفال نے بھی شرکت کی۔ شامل ہونے والوں کو بنیادی دینی باتوں کی تعلیم دی گئی اور نوٹس لکھوائے گئے۔ ۱۶ مئی کو آل اڑیسہ انصار اللہ اجتماع اور ۱۷۔۱۸ مئی کو سالانہ جلسہ ہوا جس میں مجلس سوال و جواب کے علاوہ مختلف علمی مقابلہ جات ہوئے۔ (شمس الحق خان معلم وقف جدید حال زیل اڑیسہ)

یادگیر میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ یادگیر نے ۱۶ / جولائی کو بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان تربیتی جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ میں مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان اور محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک نے بھی شرکت کی۔ محترم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی اور مضافات یادگیر میں جماعتی مساعی کا ایمان افروز تذکرہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ محترم صدر اجلاس نے M.T.A کے ذریعہ ہونے والے عظیم انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(نذرالاسلام مبلغ سلسلہ یادگیر)

درخواست دُعا

☆ مکرم مسعود احمد صاحب ڈار سیکرٹری مال آف آسنور اپنی و اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں برکت کیلئے۔

☆ مکرم ظفر اللہ صاحب میر گاگرن اپنی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے۔

☆ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب شاہ گاگرن نیا مکان بنانے اور اس کی خیر و برکت کیلئے۔

☆ مکرم عبدالرؤف صاحب خاں مانلو کشمیر اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں برکت کیلئے۔

☆ مکرم محمود احمد صاحب ہاری پاری گام بیٹے کی کامل شفایابی کیلئے۔

☆ مکرمہ شہناز ظفر محمود صاحبہ مانلو دینی و دنیوی ترقیات اور صحت و تندرستی کیلئے۔

☆ مکرم عبدالمجید رشی نگر (کشمیر) اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے۔

☆ مکرم عبدالغفار صاحب رشی نگر صحت و تندرستی درازی عمر دینی و دنیوی ترقیات کیلئے۔

☆ مکرم نثار احمد صاحب آف رشی نگر اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے۔

☆ مکرم تسنیم احمد صاحب سری نگر بیٹے عثمان احمد کیلئے

☆ مکرم عبدالشکور صاحب ٹاک آف سری نگر کشمیر دینی و دنیوی ترقیات اور اپنی و والدین کی صحت و تندرستی کیلئے۔

☆ مکرم محمد اقبال صاحب ڈار آف ناصر آباد (کشمیر) والدہ اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے۔

☆ مکرم عبدالرحمٰن صاحب انور قائد علاقائی کشمیر اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (محمد یوسف انور قادیان)

۱۰۰ ویں ایرین راکٹ کو داغا گیا

یورپین خلائی ایجنسی نے ۲۳ ستمبر کو فرنچ گوانا میں کاؤراؤ سے ۱۰۰ ویں ایرین راکٹ کو کامیابی سے داغا ہے۔ یادرہے یہ ایجنسی بھارت سمیت مختلف ملکوں کی خلائی شٹلوں کو داغنے والی ایجنسی ہے۔ اس موقعہ پر جشن منانے کیلئے ایجنسی نے فرنچ گوانا میں کاڈراؤ نامی جگہ پر ایسی ۱۷ لڑکیوں کو مدعو کیا جن کا نام ایرین تھا جن کی پیدائش یا تو ۲۴ ستمبر ۱۹۷۹ء کو پہلے ایرین راکٹ داغنے سے پہلے یا فوراً بعد ہوئی۔

اب مصنوعی کان لگائے جائیں گے

یو این او کی ایک خبر کے مطابق نئی ٹیکنالوجی میں تربیت یافتہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ بھارت میں کئی بہرے لوگوں کیلئے مصنوعی کان اب ایک حقیقت بن گئے ہیں اس کے لئے پہلے آپریشن اپولو ہسپتال میں لندن کے ناک اور کان کے قومی رائل ہسپتال ڈاکٹر جان گراہم کی نگرانی میں ہوں گے آپریشن کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر نے بتایا کہ کھوپڑی کی ہڈی میں چھید کرکے اس میں پتلی الیکٹرک راڈ اندرونی کان کے منسلک کردی جاتی ہے۔

پاکستان میں تین دیو بندی علماء کا قتل
شبہ ہے کہ مخالف بریلوی فرقہ کا ہاتھ ہے

کراچی۔ ۳ نومبر (اے پی) ایک بندوق دھاری نے آج ایک کار جس پر سنی مسلم مذہبی رہنما سوار تھے پر فائرنگ کرکے ۳ کو ہلاک کردیا۔ اور ایک سخت زخمی ہو گیا پولیس کے مطابق یہ ۴ مذہبی رہنما کراچی کی بے نوری مسجد میں دوپہر کی نماز ادا کرنے کیلئے پہنچے تھے کہ ایک اکیلے بندوق دھاری نے جو کہ موٹر سائیکل پر سوار تھا چلتی کار پر آٹومیٹک ہتھیار سے فائرنگ کی اس کار میں سوار بچنے والے عبدالقیوم نے بتایا کہ پہلی گولی چلنے سے کار کے اندر دھواں پھیل گیا اور میں کار کے دروازے سے باہر سڑک پر جاگرا یہ بیان اس نے ہسپتال میں دیا کار کو آگ لگ گئی کیونکہ گیس ٹینک گولیاں لگنے سے پھٹ گیا تھا اس حملہ کیلئے کسی نے ذمہ داری نہیں لی۔ قیوم کے ساتھی نے الزام لگایا ہے کہ مخالف سنی فرقہ کا یہ کام ہے۔ مرنے والے دیگران کے نام مولوی حبیب اللہ مختار مفتی عبدالسمیع مولوی قمر طاہر بتائے جاتے ہیں اس قتل کے خلاف مدرسہ کے سینکڑوں طلبا نے ٹائر جلا دیئے اور اس حملہ کیخلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے ٹریفک جام کردی۔ طلبا نے اپنی چھاتیاں پیٹ پیٹ کر ان مرنے والوں کا ماتم کیا مظاہرین نے ایک دکان اور بنک کی ۲ چھوٹی برانچیں جلا ڈالیں اور اردگرد کے مکانوں کی ان مظاہرین نے پتھر مار مار کر کھڑکیاں توڑ ڈالیں پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے آنسو گیس چھوڑی اور اردگرد کے علاقوں کو گھیرے میں لے لیا تاکہ مظاہرین نہ پہنچ سکیں۔

دنیا میں سب سے چھوٹے قد کی عورت کے ہاں چوتھے بچے کی ولادت

آگرہ ۳ نومبر (پی ٹی آئی) دنیا کے سب سے ناٹے قد کی عورت گڈی نے کل اپنے چوتھے بچہ کو پیدا کیا۔ ڈاکٹر اکا سین نے بتایا کہ ایک میٹر قد کی یہ عورت شہر کے ایک نرسنگ ہوم میں داخل ہے۔ زچہ بچہ دونوں روبصحت ہیں۔ گڈی کا نام منورما ایئر بک میں درج کیا جاچکا ہے۔

نان سٹک برتنوں کی بجائے لوہے کے برتنوں میں کھانا بنانا بہتر
کھانے میں لوہے کا جزو بڑھ جاتا ہے جس سے خون کی کمی دور کرنے میں مدد ملتی ہے

ایک مطالعہ میں بتایا گیا ہے کہ ٹیفلان کی کوٹنگ والے نان سٹک برتنوں کے مقابلہ میں لوہے کے برتنوں میں پکایا گیا کھانا بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس میں آئرن (لوہے) کا جزو زیادہ ہوتا ہے فوڈ سائنس اور ٹیکنالوجی کے جرنل کی حالیہ اشاعت کے حوالہ سے پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے ایک خبر دی ہے کہ لوہے کے برتنوں میں کھانا بنانے سے یومیہ پکوان کی نوعیت کے مطابق 1.84 سے 2.15 ملی گرام تک آئرن خوراک میں زیادہ مل جاتا ہے۔ یہ مطالعہ پونے کی اگھارکر انسٹی چیوٹ میں کیا گیا اس میں پایا گیا کہ ۳۴ پکوانوں میں جو کہ مختلف طریقوں سے پکائے جاتے ہیں ان پکوانوں میں جو بھون کر بنائے جاتے ہیں سب سے زیادہ آئرن شامل ہو جاتا ہے۔ جب کہ کم گہرائی کے برتن میں تلنے او بیک کرنے میں آئرن کے اضافہ کا نمبر اس کے بعد آتا ہے پودوں میں پایا جانے والا آئرن نان ہیمی قسم کا ہے جو کہ جسم میں نہیں پایا جاتا لوہے کے برتن میں کھانا بنانے سے اس میں جسم میں جذب ہونے والے لوہے کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور خوراک کا فائدہ بڑھ جاتا ہے۔ مطالعہ میں یہ انکشاف ہوا کہ لوہے کی کمی خصوصاً عورتوں میں ترقی پذیر ممالک میں عام پائی جاتی ہے آدمیوں کی خوراک میں لوہا ۳۰ تا ۲۸ ملی گرام اور عورتوں کی خوراک میں ۱۵ تا ۱۰ ملی گرام ہوتا ہے جو کہ مطلوبہ مقدار سے کم ہے۔

یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جلسہ سیرۃ النبی وہفتہ قرآن مجید

گذشتہ ایام میں درج ذیل مقامات سے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ اور ہفتہ قرآن مجید کے انعقاد کی خوشکن رپورٹیں ملی ہیں لجنہ اماء اللہ یادگیر۔ شموگہ۔ جماعت احمدیہ یادگیر۔ آنراپورم بنگلور۔ کانپور۔ خدام الاحمدیہ یادگیر جماعت احمدیہ کرڈاپلی بسنہ پردہ (مدھیہ پردیش)

جلسہ پیشوایان مذاہب

لجنہ اماء اللہ کانپور یوپی کے تحت ۲۸ ستمبر کو جلسہ پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ جس میں مختلف مذاہب کے متعلق مضامین اور نظمیں پڑھی گئیں۔ سیرۃ آنحضرت ﷺ کے مختلف پہلو بھی بیان کئے گئے۔ ممبرات لجنہ اور ناصرات نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

۷۔۹۔۹۷ کو حسب ہدایت مرکز جلسہ یوم پیشوایان مذاہب محلّہ محی الدین پور میں منعقد ہوا جس میں حضرت مسیح موعود کی صداقت پر مختلف مذاہب کی کتب کی روشنی میں خاکسار نے تقریر کی۔

(سیف الدین صدر جماعت احمدیہ سونگھڑا)

وزیر اعلیٰ یوپی اور ایم ایل اے آگرہ کی خدمت میں جماعتی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۶۔۱۰۔۹۷ کو بعد اختتام صوبائی میٹنگ یوپی خاکسار شری کلیان سنگھ چیف منسٹر یوپی سے ملنے انکے بنگلہ کالی داس مارگ گیا۔ ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد خاکسار کی شری کلیان سنگھ چیف منسٹر آف یوپی سے تبلیغی ملاقات ہوئی۔ ۷ منٹ کی ملاقات میں خاکسار نے چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں پیشوایان مذاہب زندہ باد اے نن مسلم مائنورٹی ان پاکستان احمدیت کیا ہے نامی ۳ جماعتی کتب پیش کیں جس پر چیف منسٹر صاحب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے خاکسار کا شکریہ ادا کیا اور خاکسار کے لیٹر پیڈ پر اپنے دستخط کئے۔

اس کے علاوہ مورخہ ۱۱۔۱۰۔۹۷ کو شری سیٹھ کشن لال باگھیل۔ ایم ایل اے حلقہ دیالباغ آگرہ سے بھی تبلیغی ملاقات کی گئی اس موقع پر خاکسار نے ایم ایل اے صاحب کی خدمت میں شانتی کا سندیش۔ میتری سندیش اور پیشوایان مذاہب زندہباد نامی تین جماعتی کتب پیش کیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی مساعی کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔

دوران سال بفضلہٖ تعالیٰ ۱۰۰ سے زائد نئے و پرانے مقامات کا تبلیغی دورہ کیا گیا۔

۱۰۰ سے زائد مقامات پر اجلاسات کے علاوہ مجالس سوال وجواب منعقد کی گئیں۔ سرکاری افسران اور سیاسی نمائندگان سے بھی رابطہ قائم کرتے ہوئے ان کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ ان میں ۴۔ ڈی آئی جی پولیس۔ ۴ ایس ایس پی۔ ۴ ایس پی۔ ۴۔ ڈی ایس پی۔ ۱۰ پولیس انسپکٹر۔ ۲ ایم پی۔ ۲ ایم ایل اے بھی شامل ہیں۔

بیعت: رواں سال بفضلہٖ تعالیٰ ۱۶۹۳ افراد کو بذریعہ خاکسار قبول حق کی بھی سعادت ملی ہے

مساجد: اسی طرح ۱۲ مساجد جماعت کو حاصل ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے اور ناچیز کو زیادہ سے زیادہ خدمت دینیہ بجالانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ (عقیل احمد سہارنپوری)

لولاك لما خلقت الافلاك

ترجمہ۔ (اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مِرا یہی ہے

......﴿منجانب﴾......

محتاج دُعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002 ☎ 6707555

ضروری اعلان

درخواست دعویٰ مسماۃ کہکشاں بیگم صاحبہ بنام عبد المنان صاحب ولد عبد الجان صاحب مرحوم ساکن فلک نما حیدر آباد مدعیہ کے دعویٰ کی اطلاع آپ کو دی گئی تھی جس کو آپ نے وصول نہیں کیا۔ لہذا اعلان ہذا کے ذریعہ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اس اعلان کے شائع ہونے کے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر قضاء حیدر آباد سے رجوع ہو کر اپنے معاملہ کی پیروی اور وضاحت کریں ورنہ یکطرفہ فیصلہ کیا جائے گا۔ (قاضی جماعت احمدیہ حیدر آباد)

اعلانِ نکاح

مکرم ماسٹر مظفر احمد صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب ساکن پٹھانہ تیر (پونچھ) کا نکاح مورخہ ۷۔۹۔۹۷ کو مکرمہ پروین کوثر صاحبہ بنت مکرم ماسٹر عبد الرشید صاحب مرحوم ساکن دھری ملیوٹ جماعت احمدیہ چارکوٹ پونچھ۔ کے ساتھ مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر ہوا۔ تمام احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت/۱۰۰۔

(شریف احمد صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ)

بقیہ: اسلام میں ارتداد کی حقیقت

☆ قتل الله فلانا فانه كذا: أى رفع شره. و فى حديث السقيفة قال عمر : قتل الله سعدا، فانه صاحب فتنة و شر، أى دفع الله شره. و فى رواية: اقتلوا سعداً قتله الله،أى اجعلوه كمن قتل، ولا تعتدوا بمشهده ولا تعرجوا على قوله.

☆ و فى حديث عمرا أيضا: من دعا الى أمارة نفسه أو غيره من المسلمين فاقتلوه. أى اجلوه كمن قتل و مات بالا تقبلوا له قولا و لا تقيموا له دعوة. و لذالك الحديث لآخر: اذا بويع لخليفتين فاقتلوا الأخير منهما. اى أبطلو ا دعوته، و اجعلوه كمن مات"

(تاج العروس، لسان العرب، المعجم الوسيط)

کہ مجازی طور پر کہتے ہیں: قتل الشیء خبراً و علماً: اس نے کسی بات کو علم کے لحاظ سے قتل کر دیا، یعنی اس چیز کے بارہ میں مکمل علم حاصل کیا۔ پھر کہتے ہیں اس نے شراب کو قتل کیا۔ مراد یہ ہوتی ہے کہ شراب میں پانی ملا کر اس کی تیزی ختم کی۔ اور قتل فلانا کہتے ہیں تو مراد ہوتی ہے کہ اس نے دوسرے کو ذلیل و رسوا کیا۔ اور تقتل الرجل للمرأۃ کہیں تو مطلب ہوتا ہے کہ مرد، عورت کا مطیع ہو گیا۔ اور ناقة مقتله ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں کو مالک کے اشارے پر چلتی ہو۔

آیت کریمہ "قتل الانسان ما اكفره" کے بارہ میں قراء نے کہا ہے کہ یہاں قتل کا مطلب ہے لعن، یعنی خدا کی لعنت ہو انسان پر۔ اسی طرح " قاتلهم الله انى يوفكون" میں قاتل کا مطلب یہ کیا گیا ہے کہ خدا منافقین پر لعنت ڈالے۔ حدیث میں ہے: قاتل الله اليهود: مراد ہے اللہ یہود کو ہلاک کرے۔ بعض نے اس کا معنی کیا ہے کہ ان پر لعنت ڈالے اور بعض نے یہ کیا ہے کہ ان کا دشمن ہو۔

حدیث میں نمازی کو حکم ہے کہ اگر کوئی اس کے آگے سے گزرے تو "قاتله فانه لشيطان"۔ اور قاتل کے یہاں معنی یہ کئے گئے ہیں کہ اسے اپنے آگے سے ہٹادو۔

اس سے بھی پتہ چلا کہ قاتل کا لفظ ہر بار ظاہری طور پر قتل کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔

اسی طرح کہتے ہیں: قتل الله فلانا اور مراد ہوتی ہے کہ اللہ اس کے شر سے بچائے۔ چنانچہ سقیفہ بنی سعدیہ کے موقعہ پر حضرت عمرؓ نے کہا: قتل الله سعداً، کہ خدا سعد کے شر سے مسلمانوں کو بچائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اقتلوا سعداً قتله الله۔ اور مراد یہ تھی کہ اس کو مقتول سمجھو۔ یوں سمجھو کہ گویا یہ زندہ ہی نہیں، اور اس کی بات نہ مانو، اس کی گواہی قبول نہ کرو۔

اسی طرح حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو اپنا یا کسی مسلمان کا نام امارت کے لئے پیش کرے تو اقتلواه، یعنی اسے یوں سمجھو کہ جیسے قتل ہو گیا ہے، مر کھپ گیا ہے۔ اس کی بات کو نہ مانو۔ اسی لئے ایک دوسری حدیث میں ہے: جب لوگ دو خلیفوں کی بیک وقت بیعت کر لیں تو دوسرے کو قتل کر دو اور مراد یہ ہے کہ اس کو جھوٹا سمجھو اور یوں سلوک کرو کہ گویا وہ زندہ ہی نہیں۔

تو معلوم ہوا کہ قتل سے مراد عربی میں اور بھی ہے۔ اس لئے فاقتلوہ سے بدنی قتل مراد لینا آیات قرآنیہ صریحہ کے منافی ہے اور سنت رسولؐ کے مخالف۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ آپ نے اقتلوہ کا لفظ بائیکاٹ کرنے اور کالعدم سمجھنے کے معنوں میں استعمال کیا۔ چنانچہ ایک معزز صحابی نے ابتداء میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی تو حضرت عمرؓ نے اس کے متعلق "اقتلوہ" کے الفاظ استعمال فرمائے۔ اور سب سے یہ مراد لی کہ اس سے قطع تعلق کر لو۔

(محمد بن جرير الطبرى، تاريخ الطبرى، مصر، دارالمعارف ١٩٦٢، جزء الثالث صفحه ٢٢٢).

سو جب قتل کے دیگر معانی موجود ہیں تو ایسی صورت میں اگر کوئی ایسی یقینی حدیث بغیر کسی شرط کے بھی نکل آئے جہاں فاقتلوہ کا لفظ استعمال ہوا ہو تو چونکہ ایسی حدیث میں مذکور لفظ فاقتلوہ کا یہ ترجمہ کرنا کہ اسے موت کے گھاٹ اتار دو قرآن کریم کی صریح آیات کے منافی ہے جن کی تشریح سنت رسولؐ نے کھلی کھلی کر دی۔ (اور آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں معروف ترین مرتدین جو مرتدین کے سردار تھے، پر دسترس پاتے ہوئے بھی ان کے قتل کا حکم نہیں دیا بلکہ ان کی بخشش کی دعا مانگتے رہے) اس لئے اس پس منظر میں اگر اس حدیث کو قبول کرنا ہے تو فاقتلوہ کا وہ معنی کرنا پڑے گا جو قتل کے علاوہ ہے، یعنی ان سے قطع تعلق اختیار کر لو اور ان کے بد اثر سے بچ کے رہو۔

درخواست دعا

☆ خاکسار کے خالہ زاد بھائی محترم محمد عبد اللہ صاحب استاد تیماپور حال مقیم گلبرگہ کو امسال بنگلور یونیورسٹی بنگلور سے ایم اے سال دوم (اردو) میں درجہ دوم میں کامیابی عطا ہوئی ہے۔ موصوف نے اعانت بدر اور شکرانہ فنڈ ۱۰۰ روپے ادا کرتے ہوئے مزید ترقیات کیلئے درخواست کی دعا کرتے ہیں۔

(زبیر احمد امبر تیماپوری بنگلور)

☆ خاکسار تاحال نعمت اولاد سے محروم ہے چار ماہ کا حمل ضائع ہو جاتا ہے اہلیہ کی صحت بھی خراب ہو جاتی ہے قارئین بدر اور احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں صحت و تندرستی درازی عمر والی اولاد عطا فرمائے۔

(محمد حبیب الرحمٰن Breslaur STR-1 جرمنی)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105 | 01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, NOVEMBER 20th 1997 | ISSUE NO. 47

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 52)

سورائنم

PSORINUM

(Scabies Vesicle)

کھجلی اور خارش کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے دانوں کے مواد سے تیار کی جانے والی دوا کا نام سورائنم ہے۔ سورائنم بہت گہرا اثر کرنے والی دوا ہے عموماً اسے سلفر سے مشابہہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی بیماری کی تمام علامتیں سلفر کی ہوں لیکن مریض ٹھنڈا ہو تو سلفر کی بجائے سورائنم بہت نمایاں اثر دکھاتی ہے۔ سلفر اور سورائنم جلد پر بہت گہرا اثر کرنے والی دوائیں ہیں۔ دونوں کی بیماریوں میں مریض کے اخراجات سخت متعفن ہوتے ہیں اور جسم گندہ اور میلا میلا سا رہتا ہے جیسے عرصہ سے غسل نہیں لیا۔ انتہائی نوعیت کے جلدی امراض جو انتڑیوں اور اندرونی جھلیوں کی بیماریوں سے ادلتے بدلتے رہتے ہیں ان میں سلفر اور سورائنم چوٹی کی دوائیں ہیں۔ چونکہ ان امراض کی علامتیں بہت حد تک مشترک ہیں اس لئے اکثر معالجین ان دونوں دواؤں کو قریباً ایک جیسا ہی سمجھتے ہیں لیکن یہ مشابہت اتنی نہیں ہے کہ ایک دوا کا مطالعہ کرنے کے بعد دوسری کے مطالعہ کی ضرورت ہی نہ سمجھیں۔ سورائنم کے بارے میں تفصیل سے جاننا ضروری ہے کیونکہ بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں سردی، گرمی کے تعلق کی بحث نہیں ہے بلکہ وہاں سلفر کا کوئی دخل ہی نہیں۔ مثلاً جانوروں کے سینگوں کی جڑ میں بہت خطرناک کینسر ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں جانور چند دن میں دم توڑ دیتا ہے۔ ہومیو پیتھی کے سوا کسی اور طریقہ علاج میں اس کی دوا معلوم نہیں ہے۔ میں نے ایسے جانوروں کو بارہا سورائنم ایک ہزار میں دی ہے اللہ کے فضل سے مکمل شفا ہو جاتی ہے جبکہ سلفر کا اس کینسر میں کوئی اثر نہیں ہے۔ سورائنم اپنی ذات میں ایک الگ حیثیت رکھتی ہے جس کی شناخت بہت ضروری ہے۔ عمومی علامتوں میں سلفر کے مریض کو نہانے سے گھبراہٹ ہوتی ہے اور تکلیفوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سورائنم میں بھی یہی علامت ہے۔ سلفر کے مریض کو بستر میں گرم ہوتے ہی خارش شروع ہو جاتی ہے اور وہ لحاف اوڑھنا پسند نہیں کرتا۔ سورائنم کا مریض سخت ٹھنڈا ہوتا ہے اور لحاف لینا چاہتا ہے لیکن بستر میں ذرا گرم ہو تو خارش شروع ہو جاتی ہے۔ مشابہتوں کے باوجود انکے مزاج الگ الگ ہیں اور پہچان بہت نمایاں ہے۔ سورائنم کی ایک علامت ایسی ہے جو کسی اور دوا میں موجود نہیں اور سلفر کا تو اس سے دور کا بھی تعلق نہیں وہ یہ کہ نوجوان بچوں کے سر میں بال کثرت سے سفید ہونے لگیں اور لٹوں کی لٹیں سفید ہو جائیں تو اس میں سورائنم سے زیادہ بہتر اور مؤثر دوا میرے علم میں نہیں۔ سورائنم ایک ہزار طاقت میں ہفتہ وار استعمال کرنے سے کچھ عرصہ کے بعد ہی جڑوں سے سیاہ بال نکلنے لگتے ہیں جو بال ایک دفعہ سفید ہو جائے اسے تو کالا نہیں کیا جاسکتا لیکن جڑوں سے جو بال نکلتے ہیں وہ سیاہ ہوتے ہیں۔ ابھی اس بات پر تجربہ نہیں کیا گیا کہ زندگی کے عام دستور کے مطابق اپنی طبعی عمر پر پہنچ کر جو بال سفید ہوتے ہیں ان پر سورائنم اثر انداز ہوتی ہے یا نہیں۔ بظاہر تو ایسا ممکن ہے کہ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ کر پھر کالے بال اگنے لگتے ہیں۔ میں نے خود کئی ایسی خواتین دیکھی ہیں جن کے بال بڑی عمر میں پہنچ کر دوبارہ کالے ہو گئے تھے۔ خدا تعالیٰ ہی اس نظام کو بہتر طور پر جانتا ہے۔

سورائنم کی جلدی امراض گریفائٹس سے بھی مشابہ ہیں دونوں کے ایگزیما میں زخموں پر کھرنڈ آ جاتے ہیں جن کی نچلی تہوں سے بدبودار پیپ نکلتی ہے اور زخم از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ سورائنم میں زخموں کی بدبو گریفائٹس اور دیگر دواؤں کے مقابل پر بہت نمایاں ہے۔ یہ بو ناقابل برداشت ہوتی ہے، زخموں میں سخت خارش ہوتی ہے اور کھجلانے پر خون بہنے لگتا ہے۔ جلد میلی میلی اور خشک سی ہوتی ہے۔ تمام جسم پر کھرنڈ والے دانے بن جاتے ہیں اور زخم جلد مندمل نہیں ہوتے۔

سورائنم میں آنکھوں کے چھپر متورم اور چپکے ہوئے ہوتے ہیں، پپوٹوں کے کنارے سرخ اور سوج جاتے ہیں۔ یہ علامت اکثر دواؤں میں پائی جاتی ہے اس لئے ان میں تفریق کرنا امر محال ہے۔ ہیپر سلف بھی آنکھوں کی اس علامت میں مفید دوا ہے اگر بیماری بہت بڑھ جائے اور آنکھ کی شکل بگڑنے لگے تو الیومینا اور ایلیومن بہت ضروری دوائیں ہیں خصوصاً ایلیومنا گہرا اثر کرنے والی دوا ہے اگر آنکھوں میں سوزش ہو اور گومڑ سے بن جائیں تو ایلیومنا کی بجائے ایسکولس زیادہ بہتر دوا ہے۔ عموماً آنکھوں کی بیماریاں ایسی ملتی جلتی دواؤں کے دائرے میں رہتے ہوئے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ آنکھوں کے چھپر موٹے ہو کر اوپر کی طرف الٹ جاتے ہیں اور اندر کی سرخی باہر نمایاں ہو کر آنکھیں بہت بھیانک شکل اختیار کر لیتی ہیں پلکیں جھڑنے لگتی ہیں ان میں بھی سورائنم ہیپر سلف۔ ایلیومنا وغیرہ مفید دوائیں ہیں۔

سورائنم میں خشک نزلہ زکام جس میں ناک بند رہتا ہے بار بار ہوتا ہے۔ ناک میں جلن کے ساتھ پتلی زردی مائل سبز رنگ کی رطوبت بہتی ہے جس سے جلن کو قدرے سکون ملتا ہے۔ بعض دفعہ انفلوئنزا کے سینکڑوں قسم کے جراثیم شکلیں بدل بدل کر حملہ آور ہوتے ہیں اگر وہ ایک دوا کے اثر کو قبول کرلیں تو ساتھ ہی نئی قسم کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں جو اس دوا کے خلاف دفاع کی طاقت رکھتے ہیں۔ سورائنم بھی کچھ عرصہ فائدہ پہنچا کر اثر کرنا چھوڑ دیتی ہے کیونکہ بیماری کی علامتیں بدل جاتی ہیں۔ سورائنم ٹھنڈے مزاج کی دوا ہے اس لئے بہت جلد بیماری پر اثرانداز ہو کر مریض کو اپنے دائرہ عمل سے پرے دھکیل دیتی ہے پھر دوسری دوائیں علامتوں کی مناسبت سے کام کرتی ہیں۔ کئی دفعہ دوبارہ سورائنم کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر سورائنم کچھ فائدہ دے کر رک جائے تو گھبرانا نہیں چاہئے اس سے یہ مراد نہیں کہ دوا کی تشخیص غلط ہے۔ سورائنم کی یہ عادت ہے کہ کچھ فائدہ پہنچا کر وہیں رک کر انتظار کرتی ہے کہ ہومیوپیتھک معالجین شکار کو پکڑ کر دوبارہ اس کے دائرہ میں لا پھینکیں۔

سورائنم میں مریض ہر وقت بھوکا رہتا ہے آدھی رات کو بہت بھوک لگتی ہے اور یہ عجیب علامت ہے کہ رات کے پچھلے پہر بھوک سے آنکھ کھل جاتی ہے۔ کھانے سے تکلیف میں کمی ہو جاتی ہے سلفر کے مریض کو صبح کے وقت بھوک محسوس نہیں ہوتی لیکن گیارہ بجے کے قریب معدہ میں شدید کھرچن اور بھوک کا احساس ہوتا ہے۔ سورائنم کی ایک علامت جلسیمَم سے ملتی ہے۔ جلسیمَم میں بروقت کھانا نہ کھایا جائے یا بےوقت کھالیں تو سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ نیند کے اوقات میں کمی بیشی ہونے سے بھی سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ سورائنم میں نیند کا پہلو غالب نہیں ہے لیکن بھوک کی وجہ سے سر درد کی علامت جلسیمَم سے مشابہہ ہے۔ عموماً معدہ میں تیزابیت کی وجہ سے سر میں درد ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض جنہیں معدہ میں تیزابیت کی شکایت ہو اور سر میں بھی درد رہے انہیں جلسیمَم اور سورائنم استعمال کرنی چاہئیں۔

سورائنم میں سر درد نزلہ سے ادلتا بدلتا رہتا ہے۔ اس کیفیت میں برائیونیا اور رسٹاکس بھی مفید ہیں۔ سورائنم میں کھانسی بالکل خشک ہوتی ہے اور بلغم نہیں بنتی عموماً ایسی کھانسی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ آغاز میں ایکونائٹ، بیلاڈونا، آرسنک مفید ثابت ہوتی ہیں لیکن یہ مستقل شفا نہیں دیتیں بعد میں پیدا ہونے والی علامتوں کے لئے اور دوائیں تلاش کرنا چاہئیں کیونکہ ہر نظام شفا میں مریض کی عمومی نگرانی اور وقتاً فوقتاً پیدا ہونے والی علامتوں کو پیش نظر رکھ کر دوائیں بدلنا ضروری ہے لیکن جو دوائیں مریض کے مزاج سے موافقت رکھتی ہیں وہ عموماً مستقل فائدہ پہنچاتی ہیں ان میں تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

سورائنم میں مونہہ کے کناروں پر زخم بن جاتے ہیں، زبان اور مسوڑھے زخمی سے رہتے ہیں، دانت ڈھیلے ہو کر ہلنے لگتے ہیں۔ بسااوقات کسی گہرے انفکشن کے نتیجہ میں مسوڑھے خراب ہو جاتے ہیں لیکن درد، سوزش اور بخار کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں جراثیم اندر ہی اندر سارے نظام کو کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ ایک دوا بپٹیشیا جس میں بھی یہی علامت پائی جاتی ہے کہ شدید گلا خراب ہوتا ہے اور غدود گلنے، سڑنے لگتے ہیں لیکن درد نہیں ہوتا۔ ٹائیفائیڈ میں بغیر درد کے سخت بدبودار دست ہوں اور شدید نقاہت محسوس ہو تو بپٹیشیا سے بہتر کوئی اور دوا نہیں ہے۔

سورائنم کے مریض کے معدہ میں کھٹاس اور تیزابیت بہت ہوتی ہے۔ اچانک اسہال شروع ہو جاتے ہیں جو پانی کی طرح پتلے، سیاہی مائل اور متعفن ہوتے ہیں۔ پیٹ میں بےحد ہوا پیدا ہوتی ہے ایلو، چائنا اور نکس موسکٹا سے علامات ملتی ہیں لیکن یہ پہچان نمایاں ہے کہ ان میں اسہال بدبودار نہیں ہوتے اور سورائنم میں بہت بدبو ہے۔ نیز اچانک ناقابل برداشت حاجت ہوتی ہے ذرا بھی دیر ہو جائے تو کپڑے گندے ہونے کا امکان رہتا ہے۔ بچوں میں خصوصاً چلتے پھرتے ہوئے حاجت ہو جاتی ہے اور پتہ بھی نہیں چلتا۔ یہ رجحان اتنا نمایاں ہے کہ سخت اجابت بھی بغیر احساس کے ہو جاتی ہے۔ اس نظام کو کنٹرول کرنے والے اعصاب میں کمزوری واقع ہو جائے تو نیم فالجی کیفیت ہوتی ہے اور خود بخود اجابت ہو جاتی ہے۔ سلفر میں بھی اسہال شروع ہو جائیں تو کنٹرول کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن سخت اجابت خود بخود نہیں ہوتی کیونکہ یہ اعصاب کی کمزوری کی وجہ سے پیدا ہونے والی علامت نہیں ہے بلکہ دباؤ بڑھ جانے کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ لاعلمی میں بغیر دباؤ کے خود بخود اجابت ہونے کی علامت اینٹی مونیم کروڈ میں بھی پائی جاتی ہے۔

سورائنم میں قبض برائیونیا اور گریفائٹس سے ملتی ہے سورائنم میں نرم اجابت ہونے کے باوجود اخراج میں دقت پیش آتی ہے کیونکہ اردگرد فالجی علامات ہیں۔ نرم اجابت کے انخلاء میں دقت کی علامت الیومینا، چائنا اور نکس موسکیٹا میں بھی پائی جاتی ہے۔ سورائنم کے اسہال میں غیر ہضم شدہ غذا کے ثابت ٹکڑے بھی نکل آتے ہیں۔ پیشاب بھی بار بار آتا ہے جو کمزوری کی علامت ہے ذیابیطس کی وجہ سے نہیں۔

سورائنم پراسٹیٹ کی بعض تکلیفوں میں بھی مؤثر ہے، کینسر میں بھی مفید ہے لیکن پراسٹیٹ کے کینسر میں سب سے مؤثر دوا سلیشیا CM ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں کئی مریضوں کو استعمال کروائی ہے اور اللہ کے فضل سے غیر معمولی فائدہ ہوا ہے۔ اگر سلیشیا CM کی ایک خوراک سے کچھ فائدہ ہو کر رک جائے تو وقفہ کے بعد دوبارہ دی جاسکتی ہے لیکن بلاوجہ دہرانی نہیں چاہئے۔ میں کینسر کے معاملات میں عموماً تین ہفتہ کے بعد دوا کو دہراتا ہوں لیکن پھر محسوس کیا کہ یہ زیادہ لمبا وقفہ ہے اب میں ہفتہ میں دو تین خوراکیں دیتا ہوں کیونکہ اگر مرض کی رفتار تیز ہو اور وہ مزمن ہو جائے تو وہاں انتظار ممکن نہیں ہے۔ اگر یہ تسلی ہو کہ دوا کام کر رہی ہے وہاں مرض کے مطالبہ تک اسے جاری رکھنا ہرگز نقصان دہ نہیں ہے لیکن بلاضرورت بار بار دوا دینے سے مضر نتائج نکل سکتے ہیں۔

سورائنم دل کو طاقت دینے والے ٹانک کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہے ایسے مریض جن کے دل کے اعصاب کمزور ہو گئے ہوں حرکت سے سانس چڑھے تو دوسرے علاج کے ساتھ کبھی کبھی سورائنم کی ایک خوراک دے دی جائے تو صحت کی بحالی میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ سورائنم عموماً دل کے اعصاب کی کمزوری، شدید درد جسے لیٹنے سے آرام آئے اور دل کے اردگرد جھلی میں سوزش کے لئے مفید ہے۔ سورائنم کی ایک علامت یہ ہے کہ نبض کمزور ہوتی ہے اور بآسانی محسوس نہیں کی جاسکتی۔

سورائنم عورتوں کی تکلیفوں میں بھی بہت مفید دوا ہے۔ اندرونی اعضاء اور رحم ڈھیلے ہو کر لٹک جائیں وقفہ وقفہ سے خون جاری ہو تو سورائنم سے آرام آتا ہے۔ فاسفورس میں بھی رحم اور عضلاتی نظام متاثر ہوتا ہے لیکن فاسفورس میں خون زیادہ اور گہرے سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور مسلسل بہتا رہتا ہے۔

سورائنم میں بالخصوص انسان کی طبعی خواہشات میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور کوئی مزہ باقی نہیں رہتا۔ گریفائٹس میں بھی یہ علامت ہے۔ سورائنم بظاہر خشک اور سرد دوا ہے لیکن اس کے بخار میں جسم خوب تپتا ہے، گرم پسینہ آتا ہے بھاپ سی نکلتی ہے لیکن پسینہ آنے سے بخار کم نہیں ہوتا، ڈراؤنے خواب آتے ہیں، شدید پیاس لگتی ہے۔ ناقابل برداشت خارش کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔

سورائنم کی تکلیفیں سردی اور موسم کی تبدیلی سے بڑھتی ہیں۔ سرد ہوا کا جھونکا ناقابل برداشت ہوتا ہے، کھانے سے تکلیف کم ہوتی ہے لیکن پھر زیادہ ہو جاتی ہے۔ کھلی ہوا میں کھانسی اور خارش کی تکلیف کو آرام آتا ہے۔

ارشاد نبوی

خَيرُ الزَّادِ التَّقوىٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹنک لین کلکتہ 700001

دکان- 248-5222, 248-1652

رہائش- 243-0794, 27-0471

GURANTED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

Soniky

HAWAI

NTR

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD

34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

فوٹو ٹائپنگ و کمپوزنگ: برکت احمد ۔ مصباح الدین قادیان